ماہنامہ لاہور

نعت

سجودِ تجلیات

اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 20 واں سال

راجا غلام محمد (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 20 — ستمبر 2007ء — شمارہ 9

سُجودِ تحیّت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

نائب ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود — ایوانِ نعت لاہور

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ، ڈیزائننگ: مدنی گرافکس — فون: 7330001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈرز: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈرز، نعت ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرون ملک 100 ڈالر

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ: 64500

اس شمارے کی قیمت: 60 روپے

ملائکہ مقربین

کے نام

کہ ہمہ وقت تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں

(یہ اشاعت خصوصی اگست ستمبر کی مشترکہ ہے)

سجودِ تحیت

(مجموعۂ حمد)

ساجد:

راجہ رشید محمود

قلم سجدے

1- جمود عقل پہ طاری ہے علم ہے محدود
کروں تو کیسے کروں مدحتِ خدائے ودود ۹

2- خدائے پاک ہے جس نے کیے سارے جہاں پیدا
ہوئے اک حرفِ "کن" سے سب مکیں پیدا مکاں پیدا ۱۱

3- وفورِ رنج و غم میں تم جو چاہو شادماں ہونا
ثناخواں کر نبی ﷺ کا حامدِ ربِ جہاں ہونا ۱۳

4- خدا ظاہر بھی باطن بھی ہے ہر شے میں بھی تنہا بھی
پسِ پردہ بھی رہتا ہے مگر ہے جلوہ فرما بھی ۱۵

5- مرا مالک رؤف و ہادی و مقسط ہے رحماں ہے
اسے جو مانتا ہے وہ سلیم العقل انساں ہے ۱۷

6- [illegible] رب کو ماننے کا سودا ہمیشہ
کہیں گے نبی ﷺ اس کو اپنا ہمیشہ ۱۹

7- خدا کی یاد جیسی کب لطافت
ہمارے واسطے ہے وجہِ برکت ۲۱

8- اپنے لیے حروفِ وفا لکھ سکے تو لکھ
یوں خالقِ جہاں کی ثنا لکھ سکے تو لکھ ۲۳

9- کوئی مانے یا نہ مانے طاقتِ ربِ العلا
قابض ہے ہر جہاں پہ قدرتِ ربِ العلا ۲۵

10- پھولوں کو سکھوں تک کو کریں آپ گو شمار
رب کی نعم کا ہو نہیں سکتا کہ ہو شمار ۲۶

11- دل میں جب اترا حرم رب کا نظر کے راستے
آیا سجدوں حقیقت چشمِ تر کے راستے ۲۷

12- رب کی جو ہیں میری ثنا پہ نوازشیں
دراصل ہیں نبی ﷺ کی ثنا پہ نوازشیں ۲۸

13- ہر حق کو رب نے سب پہ اسی طرح افشا کیا
سب سے پہلے اس نے نورِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کیا ۲۹

14- گو مسرتیں ہیں، ایدۂ نور کی ان گنت
ہیں نعمتیں بھی خالقِ عالم کی ان گنت ۳۲

15- جو ہے وحدانیتِ رب کی حقیقت کا گلاب
ہے منور جو عالم وہ ہدایت کا گلاب ۳۳

16- دنیا میں دیکھتے ہیں جو انساں تجلیاں
نورِ خدا کی ہیں وہ سب ہاں ہاں تجلیاں ۳۵

17- حقیقت جانتا ہوں اور کرتا ہوں ثنا تیری
مجھے معلوم ہے مالک! ثنا اپنی ثنا تیری ۳۷

18- رب نے بخشی جس کو راستی بخشی
معرفت بخشی آگہی بخشی ۳۹

19- وہ رب پہ رسائی کا دیکھے وہ تھم مری خواہش
اسی خاطر دیکھے سر کو ہم دم تھم مری خواہش ۴۱

20- خوفِ خالقِ جہاں ہے جس کے من میں واقعی
وہ نہیں ہے مبتلائے تخمین و ظن میں واقعی ۴۲

21- کرتا خدائے پاک کی خاطر سدا قیام
لیے خدا کے واسطے ہے ناہرا قیام ۴۳

22- دیکھا نبی ﷺ نے ایک شب وحدت کا آئنہ
سب جہاں کی ابتدا کا رویت کا آئنہ ۴۵

23- دی علم و آگہی سے خدا نے ہمیں خوشی
علم اس کا ہے کرم تو عطا اس کی آگہی ۴۷

24- دل پہ اثر ہے رحمتِ رحمان کا ہوا
کیسے بچے گا میری نگاہوں میں ماسوا ۴۹

25- رب کی اک آسان یہ پہچان ہے
خالق و رازق ہے وہ رحمان ہے ۵۱

26- مجھے حمد کہنے کو فعال کیجے
اسی کو مرا حسنِ اقبال کیجے ۵۲

27- تُو ہے جو شرفِ التجا نیاز ہوں سے
حضورِ رب وہ سراپا نیاز ہوں جیسے ۵۳
28- روئے حسینِ عابد و زاہد کی رونقیں
یوں دل کر ہیں نبی ﷺ کے مقصد کی رونقیں ۵۴
29- کہتا ہوں حمد میں اشعار لاجواب
معیار بے مثال ہو مقصد لاجواب ۵۶
30- اسرارِ کبریا میں جو تحفہ انہا کا تھا
آوازہ بازگشت میں "قالوا بلیٰ" کا تھا ۵۸
31- دیدارِ رب العزت کی جسے حسرت نظر آئی
حضوری کی اسی کے قلب میں حسرت نظر آئی ۶۰
32- خدا کے شہر کا جب کوچہ عزت نظر آیا
تو ہر ذرہ وہاں کا رتبہ عظمت نظر آیا ۶۲
33- توحید سے عقیدے کی ہے تقویت بہا
مسلم کی منزلت ہے جدا ممکنات بہا ۶۳
34- اشرف المخلوق انساں کا ہے جو اونچا مقام
ہے خدائے مصطفیٰ ﷺ ہی کا عطا کردہ مقام ۶۴
35- ذکرِ خدا میں دیدے کسی کے جو تر ملے
بہشت کے بجز سے اسے گویا گہر ملے ۶۶
36- کبریا کی حمد سے منسوب ہیں کاغذ قلم
شاکرِ رب ہوں کہ میرے خوب ہیں کاغذ قلم ۶۸
37- ذکرو مژگاں سے رقم کرتا ہوں [illegible]
یوں ہے اُمید کرم کرتا ہوں [illegible] ۷۰
38- تسکین رب نے دی ہے نبی ﷺ [illegible] سے
معراج ہم کو بخشی رکوع و سجود سے ۷۱
39- عبادت سے کیا جس مخلص کو حق دار بہشت ہے
تعارف اس سے کیا ہو گا غم و اندوہ و ظلمت ہے ۷۲
40- وہ مالک ہے جو ذروں سے شناسائی ہے
ماہ و خورشید و کواکب نے ضیا پائی ہے ۷۵
41- حمدِ خالق یوں جہاں کی مرحبا صد مرحبا
پائی خوشنودی جناں کی مرحبا صد مرحبا ۷۷
42- دستِ دعا اٹھائے ہوئے گلستاں میں پھول
کرتے ہیں لطفِ خالق ہر دو جہاں وصول ۷۸
43- گر لیں جو حمدِ ربِ جہاں کو شعار آپ
پا لیں نہ کیوں قبلہ عز و وقار آپ ۷۹
44- تو ہی جہاں کا ہے خالق جہاں کا مالک تو
مرے خدا ہے زمین و زماں کا مالک تو ۸۰
45- یہ ارض و سما مہر و مہ و ثابت و سیار
ان سب سے ہے خلاقی رحمان کا اظہار ۸۲
46- آئی جو نظر حمد کے ایمان کی صورت
احقر پہ ہے یہ رب کے اک احسان کی صورت ۸۳
47- میرے خیال و فکر کا جو شاہباز ہے
اس کو خدا کی حمد و ثنا امتیاز ہے ۸۶
48- مرا خالق مرے دل میں مکیں ہے
رگِ جاں سے زیادہ جو قریں ہے ۸۸
49- قرآں سے وہ جو کرتے رہے اکتساب بھی
واللہ کو رب نے کر دیا عالی جناب بھی ۹۰
50- ممکن جو راہ حمد و نعت سرور ﷺ کا کوئی راہی
تو منزل تک پہنچنا اس کی قسمت میں نہیں بھائی! ۹۳
51- آئے گا مجھے صبح خوشاں سے پیارا
ہے وصلِ خدا کا آئی عنواں سے پیارا ۹۵
52- جو کچھ مجھے رسولِ خدا ﷺ سے عطا ہوا
دراصل سب ہے وہ مرے رب کا دیا ہوا ۹۶
53- پوشیدہ وہ یوں میری نگاہوں سے رہا ہے
خالق مرے اندر مری شہ رگ میں بسا ہے ۹۸
54- تو رو منتظر رب کی رحمت کا پیہم
یہ احساس کر اس کی طاقت کا پیہم ۱۰۰

55- ملا کر در خدا کے اجالوں کو خوشنما
سمجھتے ہیں لوگ نور کے ہالوں کو خوشنما ۱۰۲
56- اسی پہ حقیقت کا اطلاق ٹھہرے
کہ طاعت ہی تحمید میں طاق ٹھہرے ۱۰۳
57- جو بھی سانچے میں طاعت کے کوئی انسان ڈھلتا ہے
ہو خالی بھی تو رب اس کے مقدر کو بدلتا ہے ۱۰۴
58- یوں اترا ہے تحمید کے جذبات کا موسم
آ وقت ہے برکات کی برسات کا موسم ۱۰۶
59- تصور میں جب کعبے کی طرف جاتی ہوئی راہیں
وہ ساری ہستی کاٹی رقص فرماتی ہوئی راہیں ۱۰۸
60- مصرع ہونٹوں پہ مرے آیا ہے ایسا حمد کا
روح کی پہنائیوں تک خلف پھیلا حمد کا ۱۱۰
61- خدا ہے مالک و مولا سبھی روحوں کا جانوں کا
وہ رازق ساری مخلوقات کا خالق جہانوں کا ۱۱۲
62- احکام رب سے آگہی ہے کیف آفریں
اور پھر عمل میں راستی ہے کیف آفریں ۱۱۴
63- فکر ثنائے رب میں جو بھی نکتہ ہیں کھلے
قصر کرم کے ان کے لیے در وہیں کھلے ۱۱۶
64- تحمید کی ہیں جاں پہ خوش اوقات دلنشیں
اللہ کی عطا کی علامات دلنشیں ۱۱۸
65- دیکھ خالق عالم کا عمل ہے مکمل
یہ احسن بھی اکمل ہے یہ افضل ہے مکمل ۱۲۰
66- حمد کہنا تم انا کی آخری تحلیل تک
بات مت محدود رکھنا اپنی قال و قیل تک ۱۲۲
مدیر "ارمغانِ حمد" کراچی کی تحریر ۱۲۳
اکبارِ نعت ۱۲۳

☆☆☆☆☆☆

سجودِ تحیت

جمود عقل پہ طاری ہے علم ہے محدود
کروں تو کیسے کروں مدحتِ خدائے ودود جل جلالہ
بیاں ہوں حکمتیں خلاق دہر کی کیسے
کہ میری فکر ہے معذور فہم ہے مفقود
جو خود خدا جل جلالہ نہ کرے دستگیری شاعر کی
در مقفل احساس کی ہو کیسے کشود
خدا جل جلالہ کی شان کے شایاں جہاں کے لفظ نہیں
مگر ہے کوشش ارقامِ حمد تو مسعود
نظامِ ہستی کا ناظم خدائے واحد جل جلالہ ہے
حفیظ و کافی و مسجود ہے مرا معبود جل جلالہ
کسی کو بھی وہ کہیں پہ نظر نہیں آتا
رگِ گلوئے بشر کے قریں جو ہے موجود
اسی نے ارض کو دی سبزہ زار کی صورت
تنا اسی نے ہے یہ سائبانِ چرخ کبود
جلالت اس کی ہے اور کبریائی اس کی ہے
اسی نے "کن" سے دیا ہے ہر ایک شے کو وجود

وہ ساری حمدوں کے لائق ہے خود مگر اس نے
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد اور احمد اور محمود

قبول رب جل جلالہ ہیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے
مرے قیام و قعود اور مرے رکوع و سجود

خدا جل جلالہ کی راہ میں کرنے چلے جہاد اگر
تو کیوں نہ ساتھ دیں تیرا ملائکہ کے جنود

اسی سے نجم و قمر بھیک نور کی مانگیں
جو کوئی چہرہ ہو شہرِ خدا جل جلالہ میں گرد آلود

مجھے نصیب ہو جنّت بقیع طیبہ کی
خدا جل جلالہ جو چاہے تو مل جائے منزلِ مقصود

پھنسے ہیں کیسے نجانے ہم ان کے چنگل میں
ہیں دشمنِ دینِ خدا جل جلالہ کے سبھی ہنود و یہود

خدا جل جلالہ کے حکم کی تعمیل ہی نے ڈالا ہے
"مری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود"

سب اہلِ دیں پہ ہے محمودؔ کبریا جل جلالہ کا کرم
جہانِ دُنیا میں سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ورود

سجودِ تحیت

خدائے پاک جل جلالہ ہے جس نے کیے سارے جہاں پیدا
ہوئے اک حرفِ "کُن" سے سب مکیں پیدا، مکاں پیدا

خدائے قادر و قیّوم و غفّار و مُہیمن جل جلالہ نے
جلیل القدر کی ہیں انبیاءؑ کی ہستیاں پیدا

اسی نے کائناتیں رنگارنگ تخلیق فرمائیں
کیے اَجرامِ فلکی اور زمین و آسماں پیدا

تغیّر کا نظامِ گوناگوں اس نے دیا ہم کو
اسی نے تندرستی دی جو کیں بیماریاں پیدا

کیا ہے ہم نے معبودیّتِ خالق جل جلالہ کی خدمت میں
عبودیّت سے، عبدیّت سے اپنی اک سماں پیدا

یہ متنوّع رموزِ زندگی و موت ہیں، اس سے
کیے اک بے نشاں نے دہر کے سارے نشاں پیدا

رکھا ناپیدا میرے واسطے اگلا جہاں رب جل جلالہ نے
زمیں کی سطح پیدا ہے، فلک کا سائباں پیدا

سوا رب جل جلالہ کے کسی میں کب یہ قدرت تھی کہ کر سکتا
جمادات و نباتات و وحوش و انس و جاں پیدا
محبت کی نہایت کے سبب مالک جل جلالہ نے فرمایا
حبیب پاک ﷺ کی صورت میں اپنا ترجماں پیدا
بہشت طیبہ کو جو دیکھ آئے خالق کُل جل جلالہ نے
کیا شاید انھی کے واسطے باغِ جناں پیدا
پھلا پھولا خدا جل جلالہ کا دین اور پھیلا زمانے میں
ہوئیں گرچہ بہت اس راہ میں دشواریاں پیدا
جو لی محمودؔ میں نے راہ مدحِ ربِّ عالم جل جلالہ کی
مرے لفظوں میں، فقروں میں ہُوا زورِ بیاں پیدا

سجودِ تحیت

وفورِ رنج و غم میں تم جو چاہو شادماں ہونا
ستائش گر نبی ﷺ کا، حامدِ ربِّ جہاں جل جلالہ ہونا
کفیل و حَیّ و قیّوم و قوی جل جلالہ کی سب نوازش ہے
ہوائیں چلنا، خوشبو پھیلنا، چشمے رواں ہونا
خدائے واحد و قہّار جل جلالہ کا تسلیم ہے ہم کو
حقیقی خالق و رازق، حقیقی حکمراں ہونا
یہ الوان و طبائع کا ہے ہمارا اختلاف اس سے
یہ سب ہے بے نشاں خالق جل جلالہ کا واضح تر نشاں ہونا
بلندی اور پستی سب اسی کی پیدا کردہ ہے
ہُوا ثابت، خدا جل جلالہ کا ماورائے ہر مکاں ہونا
اسی کے دستِ قدرت میں ہے موجود و عدم سب کا
اسی سے ہے مظاہر کا نہاں رہنا، عیاں ہونا
عجوبہ کاریاں دُنیائے آب و گِل کی ہیں اس سے
خدا جل جلالہ کی حمد میں لازم ہے اپنا تر زباں ہونا

تعلق یہ بھی کم پختہ نہیں ہے میرا خالق جل جلالہ سے
توانا ہونا اُس کا اور میرا ناتواں ہونا

جلالی اور جمالی جتنے اوصافِ اُلوہی ہیں
مجھے کافی ہے ان کا باعثِ تسکینِ جاں ہونا

جو سچ پوچھے تو ہمدم! مُنتہائے خوش نصیبی ہے
بسوئے کعبہ، ربِّ العلا جل جلالہ تیرا رواں ہونا

خدائے پاک جل جلالہ کی وحدانیت نے کر دیا ثابت
حقیقت کے تیقّن کا ورائے ہر گماں ہونا

کرشمہ قدرتِ خلّاقِ عالم جل جلالہ کا ہے، انساں کی
نظر محدود ہونا اور فضا کا بیکراں ہونا

خدا کے حکم کی تعمیل ہے، تقلیدِ سرور ﷺ میں
ہمارا سنگِ اَسْوَد چُومنا اور شادماں ہونا

وہی جو جاننے والا ہے ہر غیب و شہادہ کا
اسی کو مان لینا* ہے ہمارا کامراں ہونا

نہ حمدِ رب جل جلالہ کا حق محمود کر سکتا ادا پھر بھی
جو ممکن ہر بنِ مُو کا بھی ہو جاتا زباں ہونا

سجودِ تحیت

خدا جل جلالہ ظاہر بھی، باطن بھی ہے، ہر شے میں بھی، تنہا بھی
پسِ پردہ بھی رہتا ہے مگر ہے جلوہ فرما بھی

ہوئے ہیں آشنائے زندگی خالق جل جلالہ کی رحمت سے
یہ سورج، چاند، تارے، پھول، پھل، چشمے بھی، دریا بھی

اسی کی قدرتِ کامل کے ہے زیرِ اثر سب کچھ
نہیں ہلتا بغیرِ اذنِ خالق جل جلالہ ایک پتّا بھی

تدبّر کی نظر پہچان لے گی یہ کہ قائم ہیں
بمشیّتِ کبریا جل جلالہ دیروز بھی، امروز و فردا بھی

خدا نے آپ دی ہے استطاعت حمد کہنے کی
کہ جس سے کامیاب اپنی ہوئی دُنیا بھی، عقبیٰ بھی

پسندِ خاطرِ ربّ جل جلالہ و پیمبر ﷺ ہے بلاشبہ
خدا جل جلالہ کے دین کی خاطر ترا جینا بھی، مرنا بھی

یقیں ہے اختیاراتِ خدائے پاک جل جلالہ پر جس کو
وہی خوش بخت بندہ ہے کہ دانا بھی ہے، بینا بھی

وہی ''لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد'' کا مصداقِ صادق ہے
جو وہ کرتا ہے وعدہ تو کیا کرتا ہے ایفا بھی

نظامِ انقلابِ زندگی قائم اسی سے ہے
اگر وہ رنج دیتا ہے تو کرتا ہے مداوا بھی

بنانے والا سب کو رب جل جلالہ ہے اور ہے پالنے والا
ہو کوئی زرد رُو یا کالا یا گورا، ہو کیسا بھی

شبِ معراج کا ہے تذکرہ اَلنَّجم و اسرٰا میں
ولیکن اس میں اِفشا بھی نظر آتا ہے، اِخفا بھی

بحکمِ رب جل جلالہ مناسب حفظِ ناموسِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے
کسی کی جان لینا بھی اور اپنی جان دینا بھی

کبھی محمودؔ پوچھے گا حبیبِ خالقِ کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ میری حمد دربارِ خدا جل جلالہ میں ہے پذیرا بھی؟

سجودِ تحیت

مرا مالک جل جلالہ رؤف و ہادی و مُقسِط ہے، رحماں ہے
اُسے جو مانتا ہے، وہ سلیمُ العقل انساں ہے

خدا جل جلالہ خالق ہے اور توجیہِ خِلقت حرفِ قرآں ہے
عبادت کے لیے پیدائشِ ہر جِنّ و انساں ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس کو اُلفت ہے، خدا پر جس کا ایماں ہے
شناسائے ادب ہے وہ، وہی بندہ سخن داں ہے

ہے خِلقت اُس سے ہر شے کی، وجود اُس سے، بقا اُس سے
کسی شے کا بھی عرفاں اصل میں خالق جل جلالہ کا عرفاں ہے

خدائے لم یزل جل جلالہ کے دستِ قدرت کے اشارے پر
حیات و موت کی ہر ایک صورت گرمِ جولاں ہے

وہ ہر شے کی کفالت کرنے والا، مرتبے والا
ہر اک عظمت، ہر اک خوبی مرے خالق جل جلالہ کے شایاں ہے

اُلٹ پھیر اُس سے ہے دن رات کا قائم زمانے میں
بدلتی صورتیں ساری، یہ ہم پہ رب جل جلالہ کا احساں ہے

یہ ہریالی یہ پانی یہ دھنک یہ تتلی یہ خوشبو
یہ جو کچھ بھی نظر آتا ہے رب جل جلالہ نے ہی فرماں ہے
وہ القدوس ہے وہ قادر مطلق ہے الحق ہے
مرے دل میں اسی کے گھر پہنچ جانے کا ارماں ہے
تنوع اور بوقلمونیاں دنیا میں ہیں اس سے
کوئی گریہ کناں ہے اور کوئی شاداں و فرحاں ہے
جہانوں کی وہی ہے منتظم اور منصرم ہستی
یہ اس کی قدرت کامل ہے جس کو سب یہ آساں ہے
تذبذب ہے مجھے دنیا سے ہر خطے کو جا کے پر
خدا جل جلالہ کے شہر کو جانے پہ سو سو مرتبہ ارماں ہے
کرم کی اک نظر محمود پہ میرے رب جل جلالہ کر دے
یہ خاطی تو ہے لیکن اب خطاؤں پہ پشیماں ہے

سجود تحیت

وہ جو رب جل جلالہ کو مانے گا مولا ہمیشہ
کہیں گے نبی ﷺ اس کو اپنا ہمیشہ
خدا جل جلالہ صاحب غلبہ مختار مطلق
وہ واحد ہے ہر دم وہ یکتا ہمیشہ
خدائے توانا جل جلالہ کی نادیدہ طاقت
رہی ہر جگہ کارفرما ہمیشہ
وہ مشکل کشا ہے اسی نے کیا ہے
مرے سب غموں کا مداوا ہمیشہ
وہ مخلوق ساری کا روزی رساں ہے
کرم اس کا ہر اک نے دیکھا ہمیشہ
بدیہی حقیقت یہی ہے جو سمجھیں
وہ ہے ہر جگہ جلوہ فرما ہمیشہ
وہ دے گا اطاعت گزاروں کو عزت
کیا عہد کا اس نے ایفا ہمیشہ

وہ جل جلالہ قادر ہے ایجاد و صورت گری پہ
چھایا ہر جگہ حکم اس کا ہمیشہ
وہی جو ہے حنّان و منّان و ہادی
تکبّر رہا اس کو زیبا ہمیشہ
درودِ نبی ﷺ سے دعائیں ہوئی ہیں
درِ کبریا جل جلالہ پہ پذیرا ہمیشہ
جو حمدِ خدا جل جلالہ لکھے صفحۂ دل پہ
اسی شخص کو سمجھو سچّا ہمیشہ
ہے لطفِ خالق جل جلالہ کہ ساری دُنیا
مرے سر پہ وہ چتر چھایا ہمیشہ
زباں پہ جو محمود نعتِ نبی ﷺ ہے
تو دل اسمِ خالق جل جلالہ پہ دھڑکا ہمیشہ

سُجودِ تحیت

خدا جل جلالہ کی یاد میں کیفِ اُلفت
ہمارے واسطے ہے وجہِ برکت
ہمیں اُس نے عطا کی ہے خلافت
خدا جل جلالہ کی ہم پہ لازم ہے اطاعت
رحیم اللہ جل جلالہ کی شفقت کی صورت
وہ دیکھو جوش پہ ہے بحرِ رحمت
یہی ہے سُوئے حمدِ ربِّ عالم جل جلالہ
شمیمِ فکر و تخیل و فراست
تصرّف ہے ہر اک شے پہ خدا جل جلالہ کا
حقیقی ہے یہی چشمِ بصیرت
قِدم ہے باعثِ نظمِ عوالم
ثبوتِ ربّ جل جلالہ کی اس کی شانِ قدرت
اَحد جل جلالہ ہے شکل و صورت سے منزّہ
یہ ہے صادق پیمبر ﷺ کی شہادت

خدائے لم یزل جل جلالہ خالق ہے جس نے
دیا ہے ہست کا ہر شے کو خلعت
سے ازل ، ابد ، وقت و حیات تک پہ
فقط خلاق عالم جل جلالہ کی حکومت
خدا جل جلالہ کے عام ہیں بندوں کی خاطر
کرم، شفقت، عطا و لطف و رحمت
جو منہ موڑیں گے ہم حکم خدا جل جلالہ سے
ہے منہ کھولے ہوئے قعرِ مذلت
دلوں پر مومنوں کے کبریا جل جلالہ کی
اثر انداز ہے شانِ جلالت
پڑھے نعت و تحمید الٰہی جل جلالہ
ملی انساں کو گویائی کی طاقت
مقام رب جل جلالہ اسے قرآن سمجھائے
سمجھ کر جو کرے اس کی تلاوت

نہ چلنا جانب شرک و شک
بڑھے گی پیشوائی کو ہلاکت
بہر حالت جو شکرِ رب جل جلالہ کیا ہے
ہوئی فی الفور عنق ہر عقوبت
گزر دی جانے کی خوف خدا جل جلالہ سے
مسلّم ہو گی رہے کی صلابت
ہم انساں ہیں خدائے ہر جہاں جل جلالہ نے
شرف سب پہ کیا ہم کو ودیعت
جو تھی منظور رب جل جلالہ بخشش ہماری
ملا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تاجِ شفاعت
ثنا رب جل جلالہ کی جو کی محمودؔ نے میں
اثر آیا ہے اک نورِ سکینت

سجودِ تحیت

اب پہ حروفِ وفا لکھ سکے تو لکھ
یوں خالقِ جہاں جل جلالہ کی ثنا لکھ سکے تو لکھ
توبہ سے تو زباں و قلم سے دریچے سے
اس کے ورق پہ حمدِ خدا جل جلالہ لکھ سکے تو لکھ
رب جل جلالہ پہ توکّل کر کے قناعت کر اختیار
بے وقعتیِ حرص و ہوا لکھ سکے تو لکھ
اے دوست! آگے معترضہ کے گزرنے سے
سجے ہیں کیا حروفِ وفا لکھ سکے تو لکھ
جب واسطے کے وسیلے خالقِ ہر کائنات جل جلالہ پہ
لوحِ قلم پہ حرفِ الف لکھ سکے تو لکھ
تقدیر لکھنے والے! تو خالق جل جلالہ سے پوچھ کر
شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں میری قضا لکھ سکے تو لکھ
خلّاقِ کائنات جل جلالہ کا گھر، شہرِ کبریا
محمودؔ تجھ کو کیسا لگا؟ لکھ سکے تو لکھ

سجودِ تحیت

کوئی مانے یا نہ مانے طاقتِ ربِ اعلیٰ جل جلالہ
قدرتیں ہر ہر جہاں ہے قدرتِ ربِ احد
قائلینِ وحدتِ خلّاقِ عالم کے لیے
بندگی و دوستی ہے چاہتِ ربِ العلا جل جلالہ
مانتے دے رہے ہیں اس کے ہم مسلماں سب کے سب
کی پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاں جو شوکتِ ربِ العلا جل جلالہ
سب جہانوں سے ہے سب کائناتوں کے لیے
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مجسم رحمتِ ربِ احد جل جلالہ
دین جس سے تھوڑے ہی عرصے میں پھیلا چار سو
دانشِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حکمتِ ربِ احد جل جلالہ
جب جلوے کی نہ لا پائے کلیم اللہؑ تاب
صرف سرور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ہے رؤیتِ ربِ احد جل جلالہ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے اہلِ بیت سے اصحابؓ سے
ہو گئی قائم جہاں میں حجتِ ربِ علا جل جلالہ
منتظر محمودؔ پایا جاؤں گا اس حال پر
سر ہے سجدے میں تو لب پر مدحتِ ربِ احد جل جلالہ

سجودِ تحیت

پوروں کو سنکھوں تک گو کریں آپ گو شمار
رب جل جلالہ کی نعمتوں کو نہیں کر سکتے ہو شمار
[illegible] خدا جل جلالہ کی [illegible]
کیسے کرو گے دوستو! انفاس کو شمار
گنتی کی حد سے رب جل جلالہ کی عطائیں تو ہیں ورا
یعنی [illegible] تو [illegible] کرتے چلو شمار
ہیں رب ذوالجلال جل جلالہ کی جو تم پہ رحمتیں
کر دیکھو دوستو اگر تم کر سکو شمار
مسجودِ کبریا جل جلالہ کی ثنا میں کیو کرو
اپنی [illegible] توں کو خمیدہ سرو! شمار
رب جل جلالہ کے کرم کی سمت کرو [illegible] بیاں
اپنی نعمتوں کو اگر کر چکو شمار
ہے تو یہ حمد بے میری ہیں نعتوں کے ساتھ ساتھ
اب میری نیکیوں کو فرشتو کرو شمار
[illegible] سے ہو جتنے بھی دن تم حجر میں
محمود ان دنوں کو تو کرتے رہو شمار

سجودِ تحیت

دل میں جب [illegible] حرم رب جل جلالہ کا نظر کے رستے
آیا محبوب عقیدت چشمِ تر کے راستے
[illegible] خالق جل جلالہ نے شبِ اسریٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
[illegible] و کوکب و شمس و قمر کے رستے
[illegible] گر چاہیں رب جہاں جل جلالہ کے لطف کی
تم نہ لینا دوستو شر کے ضرر کے راستے
[illegible] کے سامنے سجدے کی خاطر گیا جھکا
[illegible] سا دل میں اتر آیا ہے سر کے راستے
[illegible] نہیں میں احکامِ خدا جل جلالہ پیشِ نظر
[illegible] پڑاؤ کیسی منزل اور کدھر کے راستے
راستہ راہِ خدا جل جلالہ میں جان دینے کا دیا
خوش نصیبوں کو ملا ساحل بھنور کے راستے
نعت میں اور منقبت میں بھی ہے توصیفِ خدا جل جلالہ
حمد کی منزل پہ پہنچے سب ہنر کے راستے
[illegible] کعبہ کی ہم بیٹھے ہیں جب محمود راہ
[illegible] کس کم بخت کو رہتے ہیں گھر کے رستے

سجودِ تحیت

رب ﷻ کی جو یہ ہیں میری تو، پہ نوازشیں
دراصل ہیں نبی ﷺ کی ثنا پہ نوازشیں
شانِ کریمی یہ ہے تو مشکل کشائی یہ
ہوتی ہیں کبریا ﷻ کی گدا پہ نوازشیں
ہر ہر قدم پہ ہیں نظر ذوالجلال ﷻ کی
شہرِ نبی ﷺ کی آب و ہوا پہ نوازشیں
فی الفور رب ﷻ نے کی عطا بھیک استجاب کی
دیکھی ہیں ہم نے دستِ دعا پہ نوازشیں
وہاں مکیں پہ کرتا ہے جو جان و دل فدا
اللہ ﷻ کی ہیں اس کی وفا پہ نوازشیں
اس کو کمالِ اُنس سے اپنی رضا کہا
رب ﷻ کی ہیں یہ نبی ﷺ کی رضا پہ نوازشیں
خوش ہو گا راستی پہ تمھاری خدائے پاک ﷻ
ہوں گی تمھارے صدق و صفا پہ نوازشیں
محمودؔ کی ہیں سرورِ کونین ﷺ کے طفیل
رب ﷻ کی عطا نے میری خطا پہ نوازشیں

سجودِ تحیت

سِرِّ حق کو رب ﷻ نے سب پہ اس طرح افشا کیا
سب سے پہلے اس نے نورِ مصطفی ﷺ پیدا کیا
اس کی خاطر راستہ فردوس کا سیدھا کیا
بابِ حمد و نعت شاعر پہ خدا ﷻ نے وا کیا
کبریا ﷻ ہے فہم و ادراک و تخیّل سے ورا
ہر صفت میں اُس نے اپنے آپ کو یکتا کیا
دی سکھا راہِ نجاتِ اُخروی رب ﷻ نے ہمیں
جو ہٹا اِس سے اُسے گرویدۂ دنیا کیا
مشورہ ربِّ جہاں ﷻ کو کوئی دے سکتا نہیں
جس حوالے سے بڑے مالک نے جو چاہا کیا
رکھ تخلیقات میں حُسنِ تناسب کا خیال
یوں توازن کا خدا ﷻ نے ہر طرح اجرا کیا
یہ جو فرشِ خاکداں ہے یہ جو سقفِ آسماں
سب یہ انساں کی سہولت کے لیے پیدا کیا

شک کیا تھا قدرت قادر جل جلالہ پہ جس بدبخت نے
دہر کے سارے مظاہر نے اسے جھوٹا کیا

پردہ ڈالا چشم کافر پر خدائے پاک جل جلالہ نے
مُہر بند اُس کا کیا دل اور اسے بہرا کیا

جس نے خالق جل جلالہ کو کیا مانند اس کے جسم
گویا اپنے آپ سے اُس شخص نے دھوکا کیا

لاشریک و بے سہیم اتنا ہے خالق جہاں جل جلالہ
مصطفیٰ ﷺ تک کو نہ اس نے [illegible] سجدہ کیا

رنج و غم و [illegible] سے خود خدا جل جلالہ دے گا نجات
رنج پہ آخر کو کیوں انساں نے واویلا کیا

کیوں رضائے خالق عالم جل جلالہ پہ تو راضی نہیں
کیوں کسی مشکل پہ تو نے اپنا دل میلا کیا

مجھ پہ لطف خاص کے باعث حبیب پاک ﷺ کو
مالک و مولا جل جلالہ نے میرا آقا و مولا کیا

شکر رب جل جلالہ ہوں کہ اس نے خانۂ کعبہ کے گرد
نعرہ زن لوگوں کو فرمایا مجھے گونگا کیا

دل کی دھڑکن ذکر حق جل جلالہ کے سبب جاری رہی
اس حوالے نے تموج قلب میں برپا کیا

آسماں تک شعلے جاتے تھے دہکتی آگ کے
رب جل جلالہ نے [illegible] سے ٹھنڈا کیا

اس لیے روشن کر دیے فانوس خورشید و قمر
کائنات دہر کے گوشوں کو یوں اُجلا کیا

حق ہر [illegible] جل جلالہ ہے رزق مور و مگس
[illegible] کا اہل قدر و تقدیر نے [illegible] کیا

[illegible] جنتی [illegible] میں نصیب
عرش پر دیدار حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا

میں نہ کیوں محمود ہر دم شکر رب جل جلالہ کرتا رہوں
مالک عالم نے مجھ کو عازم کعبہ کیا

سجودِ تحیت

تو حسرتیں تب اپنی پوری کی ان گنت
تب عنایتیں بھی حاصل ہوئیں جل جلالہ کی ان گنت
میری بنائیں حمد سرائی میں ذہن تنقیں
آئینہ سازیں رہیں شبنم کی ان گنت
بڑھ کر ہے سب سے دوری شہ خدائے پاک جل جلالہ
ویسے تو صورتیں رہی ہیں غم کی ان گنت
دیدار حبیب بس ہے نہایت خوب کی
اور ہیں کرم نمایاں زمزم کی ان گنت
مانا ۔ التفات خدا جل جلالہ تو کرے وہ خوب
جانب دکھائی دیں انہیں رحم کی ان گنت
عرفانِ رب جل جلالہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا کرم
ہو رحمتیں تیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان گنت
محبوب ہے پسند خدا جل جلالہ اُمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قوتیں ہیں ہے تو ہی آدم کی ان گنت

سجودِ تحیت

جو ہے وحدانیت رب جل جلالہ کی حقیقت کا گلاب
ہے معطر خیز علم وہ ہدایت کا گلاب
جب عمل کی کشت میں کھلتا ہے طاعت کا گلاب
شاخِ حمدِ رب پہ اتراتا ہے رفعت کا گلاب
باغِ فطرت میں جو ہے خالق جل جلالہ کی وحدت کا گلاب
اس سے مہکتا ہے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا گلاب
حمد کا حق ہے کہ ہو بندے کے ہاتھوں میں مدام
موتیا طاعت کا تسلیم و تحیت کا گلاب
فیض وحدانیت ربِّ ذو عالم جل جلالہ سے رکھ
مزرعِ شرعِ نبوت میں طریقت کا گلاب
۔ موحّد کے ہے نغمۂ تقدیس ہے
حمد کے گل داں میں جو ہوتا ہے مدحت کا گلاب
حکمرانی انفس و آفاق میں خالق جل جلالہ کی ہے
دیکھو تو دنیا ہو برہان و حجت کا گلاب
ناسر دربارِ خلّاق جب جل جلالہ ہوتا ہوں میں
سر جھکائے ہاتھ جس سے کر ندامت کا گلاب

بوئے الفت اس طرح پھیلی دنیا کے قصر میں
کھل اٹھا بستر کی خلوت میں بھی قربت کا گلاب

خامۂ معنی کی یہ تنویر کیا توصیف کی
فن کی مٹی میں خدا ... فراست کا گلاب

حو... تعمیل احکام خدا جل جلالہ، مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھول مہکا رنگ سے یوں ... قسمت کا گلاب

ورد ہم ... عزت جل جلالہ نے ستارہ سیا
زرد رو حسن وقت پایا میں نے حسرت کا گلاب

دے جو رب جل جلالہ توفیق تو دیتا ہے خوشبو اپنی کو
علم کا، تحقیق کا، دانش کا، حکمت کا گلاب

لم یزل جل جلالہ کا پا کے پیار، غازی علم دین نے
سینچا اپنے خون سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت کا گلاب

ہیں بہاریں قادرِ مطلق جل جلالہ کے دم سے باغ میں
"ڈال ڈال کھل رہا ہے اس کی قدرت کا گلاب"

رب جل جلالہ کے بارے میں کہا ہے مطلع سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
"ڈالی ڈالی کھل رہا ہے اس کی قدرت کا گلاب"

خامۂ محمود تحمید حمد جل جلالہ میں ہے رواں
عطر زا محبوب گلشن میں ہے عقیدت کا گلاب

سجود و تحیّت

دنیا میں دیکھتے ہیں جو انساں تجلیاں
نورِ خدا جل جلالہ کی ہیں وہ سب ہاں ہاں تجلیاں

ہونٹوں پہ ورد نورِ خدا جل جلالہ کا جہاں ہو تو ہو
کیسے کریں نہ دل میں چراغاں تجلیاں

بے شک و شبہ نور کلامِ قدیر جل جلالہ ہے
پھیلا رہا ہے دہر میں قرآں تجلیاں

خورشیدِ لطف خالقِ کونین حبذا!
کرتی ہیں اہلِ دہر پہ احساں تجلیاں

دامانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سمٹتی چلی گئیں
خالق جل جلالہ کی ساری صاحبِ عرفاں تجلیاں

ذرات شہرِ رب جل جلالہ کے تصدق میں ہیں سبھی
جو مہر و ماہ کی ہیں فروزاں تجلیاں

ویسے تو سب جہاں میں انہی سے ہے روشنی
حرمین میں ہیں رب جل جلالہ کی فراواں تجلیاں

پڑھنا کلامِ خالقِ کُل جل جلالہٗ خوب ہے مگر
حسنِ عمل سے ہوں گی نمایاں تجلیاں

قربِ ذکا میں، وصل کی تھیں ساعتیں عجب
تھا نور میزباں، تو تھیں مہماں تجلیاں

صبحِ ظہورِ سرورِ کونین ﷺ کے طفیل
فرمائے گا عطا ہمیں رحماں جل جلالہٗ تجلیاں

بالکل وہی ہیں شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں
ہیں خانۂ خدا جل جلالہٗ میں جو رقصاں تجلیاں

ظلماتِ دہر سے جو بچیں گے بفضلِ رب جل جلالہٗ
پاتے رہیں گے سارے مسلسل تجلیاں

وصف و ثنائے قادر و قیوم جل جلالہٗ میں رشید
منظوم کر رہے ہیں سخنداں تجلیاں

سجودِ تحیت

حقیقت جانتا ہوں اور کرتا ہوں ثنا تیری
مجھے معلوم ہے مالک جل جلالک! فنا اپنی بقا تیری

صمد ہونا ترا یوں بھی کھلا ہے اہلِ عالم پر
ہے "لَمْ یُوْلَدْ" بھی اور ہے "لَمْ یَلِدْ" ذاتِ صمد تیری

ہر اک مخلوق کو اپنی کشش زندگی تو نے
تو ہر مخلوق ہے یا رب جل جلالک مدحت سرا تیری

بڑی مشکل کوئی جب بھی خدایا جل جلالک! تو نے ٹالی ہے
مرا دل جانتا ہے تھی خطا میری عطا تیری

ترے پیغام کو دنیا میں پھیلایا رسولوںؑ نے
ثنا کرتے ہیں سارے اولیاءؒ و اصفیاءؒ تیری

قلوبِ معصیت کا دل سے بھی تیری نہیں دوری
عبادت کرتے ہیں زُہّاد تیری پارسا تیری

عطاؤں پر تری مالک جل جلالک! بشر کو شکر واجب ہے
نہ سوچے ابتدا تیری نہ جانے انتہا تیری

وتیرہ جب بنایا ہے یہی تیرے پیمبر ﷺ نے
نہ کیوں جاری رہے گی تا ابد حمد و ثنا تیری
مجھے اس پہ ترے محبوب برحق ﷺ نے لگایا ہے
مرے لب پہ جو ہے تحمید و توصیف و ثنا تیری
تجھے بھی مرتضیٰ سرکار ﷺ سے یک گونہ الفت ہے
ترے محبوب ﷺ کے پیش نظر بھی تھی رضا تیری
وہ جاں قربان کرتے تھے اداؤں پہ اسی خاطر
صحابہؓ نے جھلکتی پائی آقا ﷺ میں ضیا تیری
مسلماں اب ذلیل و خوار و رسوا ہیں جہاں بھر میں
مدد درکار ہے ان بیکسوں کو ربنا جل جلالک! تیری
یہی محمودؔ کرتا ہے ہمیشہ التجا تجھ سے
مدینے میں ملے بھیجی ہوئی یا ربّ جل جلالک! قضا تیری

سجودِ تحیت

رب جل جلالہ نے جس جس کو راستی بخشی
معرفت بخشی آگہی بخشی
سادگی بخشی عاجزی بخشی
یہ خوشی رب جل جلالہ نے مجھ کو بھی بخشی
حمد کہنے کو خامہ چل نکلا
رب جل جلالہ نے توفیق حسن کی بخشی
اس نے ظلمت عطا کی راتوں کو
چاند سورج کو روشنی بخشی
شکر رب جل جلالہ ہوں یوں کہ اس نے مجھے
شاعری حمد و نعت کی بخشی
میرے ہر سجدۂ تحیت نے
فکر و دانش کو تازگی بخشی
اس کو مالک جل جلالہ نے مرتبے بخشے
حاضری جس کو معنوی بخشی

رب جل جلالہ نے بے جان کو جاندار کیا
"اس نے پتھر کو زندگی بخشی"

اپنے در پہ بلا کے خالق جل جلالہ نے
خوشی مجھ کو سرمدی بخشی

اس نے قسمت سنوار دی ان کی
جن کو آقا ﷺ کی چاکری بخشی

جس پہ لطف و کرم کیا حق جل جلالہ نے
اس کو سرور ﷺ کی پیروی بخشی

اے خوشا رب جل جلالہ نے میری آنکھوں کو
ذکرِ سرکار ﷺ میں نمی بخشی

سجود و تحیت

[illegible] جل جلالہ پہ ساقی کا رکھے دم خم مری خواہش
[illegible] خاطر رکھے سر کو بہر دم خم مری خواہش

[illegible] خالقِ عالم جل جلالہ تو سب حد و نہایت ہے
[illegible] خدا سے پاک جل جلالہ سے ہے کم مری خواہش

[illegible] خالق ہے وہ جب ﷺ سے لطف فرمایا
[illegible] حمد جل جلالہ تک ہو گئی جس دم مری خواہش

[illegible] چاہے پہ چلنے کی ادب کرتا ہوں
[illegible] مصطفیٰ ﷺ حمدِ خدا جل جلالہ پیہم مری خواہش

[illegible] رب جل جلالہ و پیغمبر ﷺ کو جانے کی
[illegible] کھجوریں مکے کا زمزم مری خواہش

[illegible] جل جلالہ نے چاہا تو خاکِ مدینہ کو میں ڈھونڈوں گا
[illegible] ہے ارادہ میرا اور محکم مری خواہش

[illegible] جل جلالہ کی حمد پڑھتا حشر میں جس وقت چاہوں گا
[illegible] ہے گی مجھے محمود ہر کے غم مری خواہش

خوفِ خدا جب جل جلالہ ہے جس کے تن میں واقعی
وہ نہیں ہے چپقلش تخمین و ظن میں واقعی
نعرۂ حق جب خدا جل جلالہ کا اس کو سنے ہے رواں
باغ و راغ و شہر و ملک و دشت و بن میں واقعی
دیکھی چوکھٹ خانۂ کعبہ کی میں نے جس گھڑی
ارتعاش اک پا لیا تھا تن بدن میں واقعی
جانتے تو سب ہیں لیکن ماننے کی بات ہے
رب جل جلالہ کی قدرت تو ہے ہر دشت و چمن میں واقعی
مجھ پہ محبوبِ خدائے پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیضان ہے
منحصر حق کیوں نہ ہو میری لگن میں واقعی
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر تعلق کو کہا جاتا ہے شرک
میں تو رہ سکتا نہیں ہوں اس گھٹن میں واقعی
پوچھے گا جو ہم سے رب جل جلالہ تو کیا دیں گے جواب
کیا نظامِ اسلام کا آیا وطن میں واقعی؟

کرنا خدائے پاک جل جلالہ کی خاطر سدا قیام
غیرِ خدا جل جلالہ کے واسطے ہے ناروا قیام
مرکز ہے خواہشوں کا مِری مسجد الحرام
ہے مرحبا قعود وہاں، حبذا قیام
سب حاجتیں روا ہوں تری، مشکلیں تمام
مالک جل جلالہ کے آگے ہو جو ترا بے ریا قیام
ہو گو قدیر و قادرِ مطلق جل جلالہ کے واسطے
صبح و مسا سجود ہو، صبح و مسا قیام
غیرِ خدا جل جلالہ کی یاد سے منہ موڑا تو ہوا
وقفِ نماز قلب میں تسکین کا قیام
آوازۂ "اَلَست" کو سنتے ہی، حبذا
ہونٹوں سے چل کے کر گیا دل میں "بلیٰ" قیام
کعبے نے اس پہ سایۂ لطف و کرم کیا
جس نے کیا یہاں پہ رُشد و ہدیٰ قیام

اُس وقت تک کہ مان نہ لے کبریا جلّ جلالہٗ مری
کرتی ہے اُس کے در پہ مری التجا قیام

سجدہ کیا تو میں نے خدا جلّ جلالہٗ کے لیے کیا
جب بھی کیا ہے اس کے لیے ہی کیا قیام

کعبے سے استجاب کے اعلان کے لیے
کرتا نہ کیوں دُعاؤں کا ہر قافلہ قیام

مقبول بارگاہ خدا جلّ جلالہٗ ہے گر یہ عرض،
وہ ملتزم کے سامنے تیرا خوشا قیام

سجدہ گزار ہر کہ و مہ ہے غفور جلّ جلالہٗ کا
کرتے ہیں سارے عاصیان و پارسا قیام

جب دست بستہ ہوتا ہے آگے غفور جلّ جلالہٗ کے
کرتی نہیں رشید کے بر میں انا قیام

سُجودِ تحیّت

دیکھا نبی ﷺ نے ایک شب وحدت کا آئنہ
ربِّ جہاں جلّ جلالہٗ کی دید کا، رُویت کا آئنہ

حاصل ہمیں ہے رب جلّ جلالہٗ کی حقیقت کا آئنہ
پایا جو ہے نبی ﷺ کی شہادت کا آئنہ

حمدِ خدا جلّ جلالہٗ ہے میری سعادت کا آئنہ
دیکھوں نہ، کیوں میں خیر کا، برکت کا آئنہ

رب جلّ جلالہٗ کے کرم سے پائیں حقائق کی اصلیت
صیقل کریں جو فہم و فراست کا آئنہ

ہم کو عمل کے واسطے دکھلا دیا گیا
قرآنِ محترم کی ہر آیت کا آئنہ

انکار کر کے حق کا، خدا جلّ جلالہٗ کو نہ مان کر
عاد و ثمود بن گئیں عبرت کا آئنہ

ہوتا ہے اتّباعِ رسولِ قدیر ﷺ سے
صیقل طریقت اور شریعت کا آئنہ

پائے وہ زیرِ حکمِ خدا جلّ جلالہٗ ہر جہان کو
دیکھے جو کوئی دیدۂ فطرت کا آئنہ

قادر جل جلالہ کی قدرتوں کا مقر جو نہ ہو کوئی
دیکھے نہ کیوں وہ قعرِ ذلت کا آئینہ
خلاقِ کائنات جل جلالہ کی قدرت وہ دیکھے
دے کام جس کو چشمِ بصیرت کا آئینہ
نورانیت قرار، جو رب جل جلالہ کا کلام ہے
اندھا ہوا ہے ظلم و جہالت کا آئینہ
طاعت خدا جل جلالہ کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت
دونوں طرف ہے ایک سا حکمت کا آئینہ
رم پاؤ شہرِ خالق و مالک جل جلالہ میں عرش کی
دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں جنت کا آئینہ
رب جل جلالہ کا کرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بچائے گی
آئے گا سامنے جو قیامت کا آئینہ
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے التفات سے رب جل جلالہ نے کرم کیا
ہاتھ آ گیا ہے حق کی نیابت کا آئینہ
محمود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا سے وہ سامنے
رکھتا ہے رب جل جلالہ کے عفو کا، رحمت کا آئینہ

نجود تحیت

…م و آگہی سے خدا جل جلالہ نے ہمیں خوشی
… ہے … تو … کی آگہی
…ق کائنات جل جلالہ کے انوار سے چلی
… و قمر کی، نجم کی جگنو کی روشنی
… جل جلالہ کی جو میں نے حمد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
… وجہ افتخار وہی میری بندگی
… قادر و علیم خدا جل جلالہ ہی کی دی ہوئی
… کے قویٰ کی یہ ترتیب ہی
… جل جلالہ کے … فرض … کی
… فکرِ دل … انفس و آفاق کا وہی
…سلام کے ہے پیشِ نظر شکل امن کی
… خدا کا مقصدِ اول ہے آشتی
… ہے جن کی خدا جل جلالہ نے برادری
… ہے ان میں کوئی شخص اجنبی

بندوں کا پایا مقصدِ تخلیق ایک ہی
رب جل جلالہ کی اطاعت قدموں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی
جو ملی ہے … سے بھی بڑھ … باطنی
شہر خدا جل جلالہ … پڑی … کشتی
… ہوئے کی خوشی
پائی تو پایا اپنی نگاہوں کو شبنمی
جب ملتزم سے آگے ہوئی میری حاضری
دیکھو … قبول ہوئی میری خواہش
بندہ خدا جل جلالہ کا بننے پہ جب آئے آدمی
وہ سادگی اپنائے وہ اپنائے راستی
محکوم کہاں ہے آئے کہیں پاس تیرگی
… خدا … پاک جل جلالہ سے روشن ہے زندگی
… دعا جب سے خدا جل جلالہ سے جو ہر گھڑی
محمود چاہتا ہے وطن کی سلامتی

سجودِ تحیت

… پہ اثر ہے رحمتِ رحمان جل جلالہ کا سوا
… سے بچے گا میری نگاہوں میں ماسوا
… تا ہوں حمد مانگ ہر دوسرا جل جلالہ سو
… سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا ملے گا مجھے عشق …
… جو … ربِ جہاں جل جلالہ کی … ضرب
… کیفیوں پہ فیض کا اقدس … سوا
… ان سے کی سبھی میں نے مدح خدا جل جلالہ شعور
حکمت … ہے علم … ہے اکا سو
… حبیبِ رب صلی اللہ علیہ وسلم بھی … بخش ہے بہت
… رب جل جلالہ کا ورد ہے تسکین زا سوا
تحمید گوئی کی ہے جو نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
… سے ہوئی ہے ربِ جہاں جل جلالہ کی عطا سو
میں بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں تھا مگن
… کبریا جل جلالہ بھی تھے مجھ پہ خوش سو

یوں تو جہاں میں روشنی اس کی ہے ہر جگہ
سورج کو پایہ لمحہ میں نکھرا ہوا سو
خالق جل جلالہ سے آئے ہیں تو ہر سرِ خم دم
دیکھا درِ خدا جل جلالہ تو مرا سر جھکا سو
تعمیل عہد رب جل جلالہ میں مدام ہو غریب کی
نبی ہے وہ ہے جس کی ملے گی جز سوا
محبوبیت رب جل جلالہ کو تہ دل سے مان کر
میری عبودیت کا ہوا ارتقا سو
کیا بخشت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم کیا
خالق جل جلالہ نے مومنین پہ احسان کیا سوا
یہ سنّت خدائے دو عالم جل جلالہ جو ہے تو ہے
اوراد میں وظیفۂ "صلِّ علیٰ" ہو
کی آبیاری اس کی جو تمہید سے رشید
گلشن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا پھول پھلا سوا

نسخۂ ودِ تحیت

[illegible] جل جلالہ کی اک آسان یہ پہچان ہے
[illegible] و رازق ہے وہ رحمان ہے
[illegible] الاذعان اپنے واسطے
[illegible] عالم جل جلالہ کا ہر فرمان ہے
[illegible] احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس سے ابتدا
[illegible] اُس کی شان کے شایان ہے
[illegible] وہ سب ربّ عالم جل جلالہ کے لیے
[illegible] کامل کی حاضر جان ہے
[illegible] سمجھنا چاہو تم توحید کو
[illegible] کے لیے قرآن ہے
اپنے بندوں پہ ہے وہ بے حد شفیق
[illegible] حقیقت پہ مرا ایمان ہے
[illegible] سرور صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک جل جلالہ کا
مومنوں پہ اک بڑا احسان ہے
[illegible] خالق جل جلالہ سے وہ اس واسطے
[illegible] نظر محمود کا رضوان ہے

سجود و تحیت

مجھے حمد کہنے کو فعّال کہیے
اُسی کو مرا حُسنِ اقبال کہیے
بہ دربارِ ربّ جلّ جلالہ اپنے احوال کہیے
[illegible] انھیں کہیے [illegible] کہیے
جو ہو [illegible] حمد خالق جلّ جلالہ کا مالک
اسے بے نیاز [illegible] کہیے
جو بھی ہاتھ کعبے کی چوکھٹ کو چھو لیں
تو با چشمِ تر اپنا سب حال کہیے
عمل جو نہ کر لے رہِ حکمِ خدا جلّ جلالہ پہ
اُسے کفر و طاغوت کا جال کہیے
[illegible] کی [illegible] صراطِ خدا سے
یہ روشِ [illegible] تو کیا چال کہیے
رخِ [illegible] میں جو "جاھدوا" سے
انھیں کفر والوں کے نقاب کہیے
ثنائے خدا جلّ جلالہ میں طفیلِ پیمبر ﷺ
زباں [illegible] محمود کی لال کہیے

سجود و تحیت

[illegible] جو صرف ادائے نماز ہوں سجے
[illegible] ربّ جلّ جلالہ وہ سراپا نیاز ہوں سجے
[illegible] جب آمر نگار ربّ جلّ جلالہ کی طرف
[illegible] کی [illegible] جواز ہوں سجے
[illegible] جو رب جلّ جلالہ کی صفت [illegible]
[illegible] نہیں بے [illegible] ہوں سجے
نا امید کوئی کیسے ربّ جلّ جلالہ کی رحمت سے
حق حق اگر [illegible] طراز ہوں سجے
[illegible] رہوں کہ وہاں پہنچوں سے خدائے جلیل!
[illegible] کعبے سچے ارتکاز ہوں سجے
[illegible] عبد کو [illegible] کرے خدا جلّ جلالہ سے دعا
[illegible] حاضری کے دلگداز ہوں سجے
[illegible] کرم سے ترے گھر میں جتنے حاصل ہوں
[illegible] جلّ جلالہٗ! حاملِ سوز و گداز ہوں سجے
[illegible] رب میں ہو محمود تر زباں ہر پل
[illegible] مدحت میں تجاوز ﷺ ہوں سجے

سُجودِ تحیّت

رُوئے حسین عابد و زاہد کی رونقیں
[illegible] نبی ﷺ نے [illegible] کی رونقیں

[illegible] اللہ جل جلالہ کی [illegible]
کونین کے تمام شواہد کی رونقیں

ایمان لانا جتنی شقوں پہ ہے لازمی
توحید سے ہیں ان سب عقائد کی رونقیں

ہونٹوں پہ مومنین نے دیکھی گئیں سدا
اللہ جل جلالہ و نبی ﷺ کے محامد کی رونقیں

دیتا ہے سر سجدہ خدا جل جلالہ کے حضور میں
ہم کو بتا رہی ہیں مساجد کی رونقیں

نقص و ضرر وہاں پہ بعید از خیال ہے
ہر [illegible] شہر رب جل جلالہ میں فوائد کی رونقیں

جو سجدہ گاہ مرکزی ہے مسجد الحرام
لہٰذا [illegible] بڑھ گئیں اس مسجد کی رونقیں

جب دین سے غرور [illegible]
[illegible] ہوئی ہیں چہرۂ [illegible] کی رونقیں

جب [illegible] جل جلالہ نے تدبر اور تفکر عطا کیا
حاصل ہوئی ہیں جس سے مقاصد کی رونقیں

[illegible]
[illegible] جل جلالہ [illegible] رونقیں

چہرے پہ اپنے حمد [illegible] جل جلالہ سے
محمود کیوں نہ پائے گا حامد کی رونقیں

سُجودِ تحیّت

کہنا عزیزؔ حمد میں شعور لاجواب
معیار بے مثال ہو مقصد لاجواب
[illegible]
ہر عطاے رب جل جلالہ [illegible]
چاہے کسی سے ان کا تقابل کرو کہ ہیں
[illegible] جل جلالہ کی قدرت [illegible]
سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں کیا ہے خلق جل جلالہ نے
جود و سخا کا قلزمِ زخّار لاجواب
اس کی حضوری سے ہو اگر حاضری نصیب
حرمین سے ہیں نہ کیوں انوار لاجواب
اصحابؓ سارے دیں کے لیے سربکف رہے
لیکن ہے خالدؓ و عمرؓ لاجواب
اکرام و التفات پہ جو سرنگوں رہو
پاؤ گے لطفِ مالک و مختار جل جلالہ لاجواب

رب جل جلالہ! ہمیں بھی آج اس راہ پہ چلا
کی الفت مہاجر و انصار لاجواب
کی ہے خالقِ عالم جل جلالہ نے کائنات
ہے مثال بے معمار لاجواب
خالقِ ہر کائنات جل جلالہ میں
کا ہونا چاہیے کردار لاجواب
داشت کی آنکھوں سے دیکھو تو
کعبہ ہے تو ہیں مینار لاجواب

سجودِ تحیت

[illegible] خدا جل جلالہ نے جو [illegible] کا تھا
آوازہ بازگشت میں "قَالُوا بَلٰی" کا تھا
حمدِ خدا جل جلالہ پہ غازہ جو حسنِ ادا کا تھا
[illegible] سے جہاں جل جلالہ [illegible] کا تھا
[illegible] ہوا گلے میں جو تعویذ حمد کا تھا
رب جل جلالہ جانتا ہے وہ مدعا ماسوا کا تھا
صیقل کیا عقیدۂ توحید نے اسے
پہلے تو زنگ قلب پہ رحمن و ہو کا تھا
ہر سانس تیری واصفِ ربِ غفور جل جلالہ ہو
پیغام یہ مرے لیے بادِ صبا کا تھا
لطف و کرم سے رب نے ودیعت کیا اسے
باغِ جہاں میں ذوق جو نشوونما کا تھا
میثاقِ انبیاء کا کیا رب جل جلالہ نے اہتمام
پیشِ نظر جو بھیجنا خبرِ نورِ مصطفیٰ ﷺ کا تھا

کعبہ کو قبلہ اس لیے رب جل جلالہ نے بنا دیا
اس کو خیال اپنے نبی ﷺ کی رضا کا تھا
داخل ہوا حرم میں فضا امن کی ملی
زمزم پیا تو ذائقہ آبِ بقا کا تھا
سماوات کے مجیب خدا جل جلالہ کے حضور میں
[illegible] کی یہ تھی کہ حرف التجا کا تھا
پہلوئے التفات و کرم میں پہنچ گیا
خالق جل جلالہ کی حمد ورد جو صبح و مسا کا تھا
محمود عابد اپنے خدا جل جلالہ کا رہا مدام
اس کی زباں پہ ذکر کہاں ماسوا کا تھا

سجودِ تحیت

دیارِ ربُّ العزت جل جلالہ کی جسے قربت نظر آئی
حضوری کی اُسی کے قلب میں حسرت نظر آئی

کلامُ اللہ کی جس شخص کو عظمت نظر آئی
اُسے دراصل اپنی خوبیِ قسمت نظر آئی

پہاڑوں، گھاٹیوں میں، چاند سورج میں، ستاروں میں
جدھر دیکھا، اُدھر اللہ جل جلالہ کی رحمت نظر آئی

مرے مولا جل جلالہ! زمین و آسماں میں ہر جگہ مجھ کو
"تری صنعت نظر آئی، تری قدرت نظر آئی"

ہُوا ایمان جب تکوین کی آیات پر پختہ
مجھے فضلِ خدائے پاک جل جلالہ کی وسعت نظر آئی

جونہی ہونٹوں پہ تو ربِ لم یزل جل جلالہ کا ذکر آیا ہے
نگاہ و دل سے ہوتی دور ہر ظلمت نظر آئی

کبھی قرآن کو غائر نظر سے ہم نے جب دیکھا
مدیحِ خالق جل جلالہ و سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر آیت نظر آئی

ہُوا طاغوت کا بُطلان اور تردیدِ ثنویت
اور اس میں مومنوں کی دانش و حکمت نظر آئی

خدا جل جلالہ کے حکم کی تعمیل تھی پیشِ نظر جس کے
اُسے تقلید کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نظر آئی

ہو جس دن سے وِرد "آیۃ الکرسی" مرا یارو
اُسی دن سے مرے افکار میں ندرت نظر آئی

کوئی احصاءِ احسانات خالق جل جلالہ کر نہیں سکتا
مجھے تو سانس لینا ہی بڑی نعمت نظر آئی

تسلسل دیدِ کعبہ کا رہے محمودؔ قسمت میں
نظر جب بھی پڑی دل پہ یہی حسرت نظر آئی

سُجُودِ تحیّت

خدا جلّ جلالہ کے شہر کا جب کوچۂ حُرمت نظر آیا
تو ہر ذرّہ وہاں کا رقیبِ عقیدت نظر آیا
قلم میں نے جو حمدِ کبریا جلّ جلالہ کے واسطے تھاما
تو منزل معرفت کی جادۂ جنّت نظر آیا
حیاتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اوراقِ زرّیں میں
کتابِ رب جلّ جلالہ کا ہر اک صفحۂ حکمت نظر آیا
عرب کی سرزمینِ محترم پہ میں جونہی اُترا
ہُوا کا پہلا جھونکا تمغۂ فطرت نظر آیا
خدا جلّ جلالہ کا نام لیتا جب بھی میں پہنچا ہوں مکّے میں
تو اِحرامِ عقیدت لطف کا خلعت نظر آیا
حضوری کا مہینہ ایک لمحے کی طرح گزرا
جو پل دوری کا تھا، وہ عرصۂ حسرت نظر آیا
کلام اللہ کی اک ایک آیت پڑھ کے دیکھی ہے
وہاں رب جلّ جلالہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتۂ الفت نظر آیا
جو "بسم اللہ" کہہ کر بات کی محمود مومن نے
تو فقرہ فقرہ قولِ دانش و حکمت نظر آیا

سُجُودِ تحیّت

...یر کے عقیدے کی سب قبولیت جدا
...مر کی منزلت ہے جدا، تمکنت جدا
...ب جلّ جلالہ یک ہی ہے، دوسرا اور تیسرا کہاں
...ثیث ہے الگ تو ہے وحدانیت جدا
...نی ہیں سامنے وہ اناجیل دیکھ لو
قرآں کی آیتوں میں ہے آفاقیت جدا
...یں کا جہاں ہے جہاں بھر سے مختلف
...مکہ کی اور مدینہ کی ہے شہریت جدا
...شان جس نے رب کی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی
...مسلمیوں کی ہے دنیا میں حیثیت جدا
...دولت خدا جلّ جلالہ میں تھی - تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محویت
...سب سے دور ہے سب سے وہ محویت جدا
...غرقابی اس سے دیتا ہے رب جلّ جلالہ اس سے مرتبے
...ہے تکبر اور سے فرعونیت جدا
محمود ہے عدد خوشنودیٔ خدا جلّ جلالہ
...ذہن سے قلم سواد کی ہے شفقت جدا

سجودِ تحیت

اشرف المخلوق انساں کا ہے جو اونچا مقام
ت خدا سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد درجہ مقام
رب جل جلالہ کا ہر سجدے میں حاشا مقام
ب ... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ... حقیقت کا مقام
بے مثال، بے عدیل و بے سہیم و بے شریک
ہے تکبر کا اسی کی ذات کو زیبا مقام
ناظر ہر منظر عام ہے وہ رب جلیل جل جلالہ
اور منواتا ہے سب مخلوق سے اپنا مقام
خالقِ الفاظ و معنیٰ مالک ہر جنّ و انس جل جلالہ
چھن سکتا ہی نہیں اس کا کوئی اعلیٰ مقام
پردہ پوش معصیت کار ہے ستار محبوب جل جلالہ
اور فقط دیتا ہے اس کو درگزر والا مقام
"ہر نفس وہ شکر واجب" جانتے ہیں بے گماں
حشر کے دن فیصلے میں پاؤ گے اچھا مقام
جلوہ صد رنگ کا مالک ہے وہ پروردگار جل جلالہ
جس کو سمجھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ اس کا سمجھے گا مقام

... بندے رب جل جلالہ کے آگے تم کھڑے رہنا سدا
... سجدے میں اس کا "رَبِّیَ الْاَعْلٰی" مقام
... میں جس کو بھی پڑھو گے تم مرادیں پاؤ گے
... سے یہ رب العزت جل جلالہ کے سبھی اسما مقام
... ت رب جل جلالہ سے عطا ہو گئیں نومیدیاں
... نوید مغفرت سے ہم سے بھی پایا مقام
... و بخشش عطائے خالقِ کونین جل جلالہ ہے
... سے اہل علم نے خود اپنا پہچانا مقام
... جل جلالہ نے انساں کو بسایا ہے زمین خاک پر
آسماں میں تیرتے رہنا ہے تاروں کا مقام
...سیوں کو اس نے دی خوشخبری لَا تَقْنَطُوْا
... رحمت سے نوازا ان کو در بخشش مقام
... دامن سے کرتا ہوں عبادت عبد ہوں
... کی آنکھوں میں گوہر ہیر نہیں رکھتا مقام
... احساس کی محمود خالق جل جلالہ نے عطا
... طرح انساں کو اکرام فرمایا مقام

سُجُودِ تحیّت

ذکرِ حمد جل جلالہ میں ایسے کسی کے جو تر ملے
بہجت کے بحر سے اسے گویا گہر ملے

اللہ جل جلالہ کا نظامِ ربوبیت جہاں
وہ بندہ دیکھ سکتا ہے جس کو نظر ملے

یہ کیفیت یہ ہمات یہ نشئے یہ روشنی
ب سے خدا جل جلالہ کی خالقیّت کی خبر ملے

شمس و قمر ہما و سمک اور شجر حجر
اُلطافِ کبریا سے سبھی بہرہ ور ملے

خوش بخت جو شعار کرے حمدِ کبریا جل جلالہ
اُس شخص کو فائدۂ علم و خبر ملے

دل نے جو لامکاں کے محل پہ یقیں کیا
سب قصر ہائے کفر و جہالت کھنڈر ملے

جن کو شعورِ آگہی رب جل جلالہ نے عطا کیا
وہ بندے متقی ملے نیکو سیر ملے

سر تا بپا وہ مہبطِ انوار کیوں نہ ہو
کعبے کی شام جس کو بشکلِ سحر ملے

پائی گئیں جدھر مرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتیں
اکرامِ کبریائے عوالم جل جلالہ اُدھر ملے

تیری ثنا یا تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا کروں
مجھ کو خدایا جل جلالک! صرف یہ فن یہ ہنر ملے

اللہ جل جلالہ کے کلام پہ محمود غور سے
سنیئے. ملے تو واقع ثمر و ضرور ملے

سجودِ تحیت

کبریا جلّ جلالہٗ کی حمد سے منسوب ہیں کاغذ قلم
شاکرِ رب جلّ جلالہٗ ہوں کہ میرے خوب ہیں کاغذ قلم
میں نے یہ پائی تھی گزارش سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے
حمد لکھنے کو مجھے مطلوب ہیں کاغذ قلم
جو نہیں کرتے ہیں مدحِ خالقِ ہر انس و جاں جلّ جلالہٗ
بے گماں ایسے سبھی معیوب ہیں کاغذ قلم
اسمِ اعظم صفحۂ قرطاس پر آتا نہیں
فکر ہے پابند اور مرعوب ہیں کاغذ قلم
"یَسْطُرُوْن" آیا ہے قرآنِ خدائے پاک میں
اَلْقَلَم سورہ سے یوں منسوب ہیں کاغذ قلم
بات تو جب ہے درِ رب جلّ جلالہٗ پہ پذیرا ہو سکیں
گو بظاہر صاحبِ اُسلوب ہیں کاغذ قلم
حمد و نعت و منقبت لکھنے کی خواہش ہے فقط
بس اسی خاطر مجھے مرغوب ہیں کاغذ قلم
میری آنکھوں کو خدا جلّ جلالہٗ کے خوف نے نم کر دیا
حمد کے ارقام میں مرطوب ہیں کاغذ قلم
قدرتِ قادر جلّ جلالہٗ کی توصیف و ثنا کرتے ہوئے
دہر میں توحید کے مندوب ہیں کاغذ قلم
سب سے لکھتا ہے خدائے پاک جلّ جلالہٗ کی ثنا میں
اس لیے محمودؔ کو محبوب ہیں کاغذ قلم

سجودِ تحیت

نوکِ مژگاں سے رقم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
یوں ۔ اشیا کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
ابرِ رحمت گھر کے آتا ہے مرے گھر کی طرف
جب بھی میں با چشمِ نم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
لی کے نے توحید کی ہوتا ہوں سجدہ ریز میں
کنا کے خامے ی قسم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
یہ خدا جل جلالہ کی نعمتوں پر شکر کی اک شکل ہے
روز و شب جو دم بہ دم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
ہے حبیبِ رب ﷺ کی مدحت بھی خدا ہی کی ثنا
یوں کسی دن بھی نہ کم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
راستے میں کرتا جاتا ہوں مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
جب پہنچتا ہوں حرم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
جانتا ہوں مجھ کو میرے رب نے بخشا ہے وجود
سوچ کر اپنا عدم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

سجودِ تحیت

ب جل جلالہ نے دی ہے نبی ﷺ پر درود سے
ج ہم کو بخشی رکوع و سجود سے
وہی غنی ہے وہی وہ کریم ہے
ہے جس کو ملا رب جل جلالہ کے جود سے
نے اسمِ ربِ جہاں جل جلالہ سے لگا رہا
رغبت رہی سے نام و نمود سے
حرم میں جسم سے خارج عرق ہوا
یقیں وہ بڑھ کے کہیں مشک و عود سے
ہو جس کا خالقِ ہر کائنات جل جلالہ پر
کیوں تعلقات رکھے گا ہنود سے
بھی ہے ن کی ور تعمیلِ حکم بھی
رسول ﷺ پائی ہے ربِ ودود جل جلالہ سے
رب جل جلالہ نے بخشی ہیں یہ سب نیازیاں
نہ کچھ زیاں کا خدشہ نہ سود سے

سُجودِ تحیّت

عبادت سے کیا جس شخص کو حق دار جنت کا
تعارف اس سے کیا ہوگا غم و اندوہ و کلفت کا
حق کا لطف کا کرم و شفقت عفو و رحمت کا
جو عزت ہے شیوہ خالق جل جلالہ میں وہ محبت سکینت کا
وہی تو کامیابی پائے گا دنیا و عقبیٰ میں
کلامُ اللہ کو سمجھے گا جو دفتر ہدایت کا
پڑھ کر دیکھ لو وہ کوئی نظامات جہاں سارے
نظامِ خالقِ عالم جل جلالہ ہے ضامن امن و راحت کا
وہ جس کے دل کو کر دے مُہر بند خلّاقِ ہر عالم جل جلالہ
تو اُس شخص پر ہوتا نہیں وعظ و نصیحت کا
جھکائے رکھتا ہو سر کو جو آگے اپنے مالک جل جلالہ کے
ستارہ اوج پر کیوں ہو نہ اُس بندے کی قسمت کا
بیانِ وحدتِ خالق جل جلالہ کو جس کا منہ نہیں کھلتا
کھلا ہے منہ اسی کے واسطے قعرِ مذلّت کا

بھروسہ ہو گر اللہ جل جلالہ کی نصرت پہ مومن کو
تو پھر کیا امکان پسپائی کا ذلت کا ہزیمت کا
منا جاتا ہے مومن کا رب جل جلالہ کے دین کی خاطر
شمارہ ہے یہ غیرت کا تقاضہ ہے حمیت کا
مرا ذوق ہو جب ملتزم کو دیکھ کر تیری
ملے اس کو کہیں تندی لطافت کا نظافت کا
ہے بے نام پھرتے رہے خود کو خدا جتنے
سمجھنا چاہے کوئی تو یہی ہے درس عبرت کا
تعلق منکرینِ وحدتِ رب جل جلالہ سے نہیں میرا
روادار ان سے کب ہوتا ہوں میں "صاحب سلامت" کا
پگاہ و شب جو حمد و نعت میں مشغول رہتا ہوں
صلہ محشر میں دے گا رب جل جلالہ مجھے اس ساری محنت کا
ثبات اس کا وضاحت سے ذکر تو کی "والنجم" سورہ میں
شبِ اسریٰ کی خلوت میں تھا جو آئینہ لطف کا
[illegible] ذات ہوئی محبوب خالق ﷺ و
[illegible] ان کے نہیں واقف کوئی رب کی خلوت کا

و سرور صلی اللہ علیہ وسلم پہ میری حاضری رب ہے پیارو
خدا جل جلالہ کے لطف و رحمت سے ہے تو فلک قدرت کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی تو باعث ہی بنی ہیں
خدا کے گھر پہنچ ہو گیا موجب سعادت کا
نبوت ختم کر دی خالق عالم جل جلالہ نے سرور صلی اللہ علیہ وسلم پہ
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
تردد ہی کروں محمود کیا میں عرض کرنے کا
خدائے پاک جل جلالہ کو ہے علم میری ہر ضرورت کا

نعت و تحیّت

ملک جل جلالہ کے جو ذرّوں سے شناسائی ہے
خورشید و کواکب نے ضیا پائی ہے
جو محمود مرا ذوقِ جبیں سائی ہے
جل جلالہ کے الطاف و عنایت کا تمنائی ہے
کھلتے ہوئے رکھتے ہیں یہاں پر غنچے
میں اس لیے اک ذوقِ خود آرائی ہے
عالم جل جلالہ کی عطا کردہ بنی آدم کو
ادراک ہے اور قوّتِ گویائی ہے
بینائی ہے مگر دیکھ نہ پائے رب جل جلالہ کو
حوالے سے تو معدوم یہ بینائی ہے
ب اور نور کی دنیا سے کنارہ کر لے
اور نعت کہو کہ یہ سچائی ہے
کے صدقے میں رب جل جلالہ کی ہے عنایت مجھ پر
ہر سال جو مکے میں پذیرائی ہے

جنّ و انسان و ملک اور فلک کے اَجرام
میرے رب ﷻ! سب یہ تری انجمن آرائی ہے
یہ تدبّر نے بتایا ہے خدایا ﷻ! مجھ کو
"ذرّے ذرّے میں نمایاں تری رعنائی ہے"
تو نے محبوب ﷺ کو بھی پاس بلایا اک شب
ویسے ہر لمحہ مسلّم تری تنہائی ہے
اس کو جانا تو ہے اک روز نبی ﷺ بعد آخر
روح میری ترے دربار پہ شیدائی ہے
ہے تو دہلی میں محمودؔ بظاہر لیکن
یہ حجازی ہے یہ بطحائی ہے طیبائی ہے

سجودِ تحیت

... خالق ﷻ یوں بیاں کی مرحبا صد مرحبا
...بی خوشخبری جناں کی مرحبا صد مرحبا
...وں کروبیوں پائی ہیں انساں نے رہن مانگے ہوئے
...متیں ربِّ جہاں ﷻ کی مرحبا صد مرحبا
قدرتِ قادر ﷻ پہ رکھنہ پختہ ایمان و یقیں
...ات ہے ظن و گماں کی مرحبا صد مرحبا
"کُن" کہا تو کر دیں پیدا خالقِ کونین ﷻ نے
...متیں کون و مکاں کی مرحبا صد مرحبا
...یہ شب ایسی بھی تھی جس میں خدا ﷻ نے آپ کی
...بانی میہماں کی مرحبا صد مرحبا
...دی خالق ﷻ نے قدومِ شاہ ﷺ سے روشن تریں
...روش تھی کہکشاں کی مرحبا صد مرحبا
...یہ لینا تم عزیزانِ گرامی! حشر میں
...گی وقعت حمد خواں کی مرحبا صد مرحبا
... اسماء خدائے پاک سے محمودؔ نے
... جو نکہت تھی دھواں کی مرحبا صد مرحبا

دستِ دعا اٹھائے ہوئے گلستاں میں پھول
کرتے ہیں لطفِ خالقِ ہر دو جہاں جل جلالہ وصول
جب بندگیٔ ربِّ جہاں جل جلالہ اس کا شغل ہو
محروم ہو کیسے بندۂ رب کس طرح ملول
مجھ پہ یہ لطفِ ربِّ جہاں جل جلالہ کی ہے انتہا
شعروں کا حمد میں جو مسلسل ہے یہ نزول
آلودگی کا شائبہ تک بھی نہیں وہاں
پائی نہیں ہے شہرِ خدائے جہاں جل جلالہ میں دھول
محبوب ﷺ اس کے اس کے لیے غیر تو نہیں
غیرِ خدائے پاک کی تعریف ہے فضول
دیتا ہے اہمیت تو رضائے حضور ﷺ کو
معلوم ہے کہ تجھ کو ہیں پیارے ترے رسول ﷺ
مرتے ہوئے بھی لب پہ درودِ نبی ﷺ رہے
اے مالکِ جہاں جل جلالک، یہ مری عرض ہو قبول
محمودؔ نعت گو پہ کرم کیوں نہ رب کرے
مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ پہ کرم اس کا ہے اصول

رہیں جو حمدِ ربِّ جہاں جل جلالہ کو شعار آپ
پائیں نہ کیوں قبولۂ عزّ و وقار آپ
سب بے قراریوں کا تعلق محمد سے ہے
پہنچیں حجاز تو نہ کیوں پائیں قرار آپ
جس وقت ملتزم کے قریں آپ جا سکیں
ہوں سربسجدہ وہاں پہ بصد انکسار آپ
پائیں گے تب ثنائے خدا جل جلالہ سے سنا ہیں
"صلِّ علیٰ" کہیں گے جو لیل و نہار آپ
مجھ کو یقیں ہے شاد کریں گے غفور جل جلالہ کو
جاں حرمتِ نبی ﷺ پہ کریں گر نثار آپ
غیرِ خدا کی مدح و ثنا کر کے اختیار
کر بیٹھے لوگ انگلیاں اپنی فگار آپ
تجھ پر بھی وہ کریم ہے تیرا بھی ہے غفور
امداد کے لیے تو خدا جل جلالہ کو پکار آپ
خالق جل جلالہ سے عفو و عافیت محمودؔ پائیں گے
ہوں گے جو درگزر کے بھی خواستگار آپ

سجودِ تحیت

تُو ہی جہاں کا ہے خالق، جہاں کا مالک تُو
مرے خدا جلّ جلالہٗ! ہے زمین و زماں کا مالک تو
بہار تجھ سے ہے اور ہے خزاں کا مالک تُو
ہر ایک دشت کا، ہر گلستاں کا مالک تو
ہر اک گلیکسی کا، ہر کہکشاں کا مالک تُو
مکاں کا بھی ہے تُو ہے لامکاں کا مالک تُو
تجھی نے دی ہے ترے حکم سے نکالیں گے
میں مانتا ہوں کہ ہے میری جاں کا مالک تُو
مجھے دکھایا ہے نیکی بدی کا ہر رستہ
حقیقتاً مرے سود و زیاں کا مالک تُو
بنائے تو نے ہی دشت و جبل بھی، دوزخ بھی
ہے باغ و سبزہ بہارِ جناں کا مالک تو
طیور و وحش کا، جن و ملک کا تو خالق
تمام ناریوں کا، قدسیوں کا مالک تُو

مقامِ عالمِ انسانیت کو تو نے بخشا ہے
ہے طفل و زن کا اور پیر و جواں کا مالک تو
خوشی تجھی سے ہے مالک جلّ جلالہٗ! غمی بھی تجھ سے ہے
دکھی حزیں کا، دکھی شادماں کا مالک تو
تجھی نے دولتِ شعر و سخن کا عام کیا
ہر ایک نعت گو کا، حمد خواں کا مالک تو
اسی لیے تو فقط حمد و نعت کہتا ہوں
کہ میرے خامے کا، میری زباں کا مالک تو
ہر ایک چیز تری ملکیت میں ہے مولا جلّ جلالہٗ!
"ہر اک زمیں کا، ہر اک آسماں کا مالک تو"

سجود و تحیت

یہ ارض و سما، مہر و قمر و ثابت و سیار
ان سب سے ہے خلاقِ جہاں جل جلالہ کا اظہار
نکلے جو رہے ذہن میں تحمید کے افکار
اشعار کی صورت میں ہوئے آج نمودار
جو شخص ہے معبودِ حقیقی جل جلالہ کا پرستار
خوش بخت وہ ہے گلشنِ رضواں کا سزاوار
کعبے کو جو جاتا ہی میں رہتا ہوں لگاتار
پھر کیوں نہ رہوں نشۂ دیدار سے سرشار
اللہ جل جلالہ کے اور اس کے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے
میں دل میں بسا لاتا ہوں حرمین کے انوار
یہ بندگی میری ہے یہ تحمید خدا جل جلالہ کی
دل بول رہا ہے کہ ہے رب جل جلالہ مالک و مختار
پلتے ہیں سبھی ٹکڑوں پہ اُس رزاق و رب جل جلالہ کے
ہو صاحبِ ثروت کوئی یا مفلس و نادار
جو قوم نہ تعمیل کرے حکم خدا جل جلالہ کی
اس قوم کی تقدیر میں ہیں نکبت و ادبار
توبہ کرو دربارِ خدا جل جلالہ میں کہ وہ بخشے
وہ ہادی و مقسط ہے وہ ستار وہ غفار
کیا خوف، اگر تجھ کو بھروسا ہے خدا جل جلالہ پر
گو لاکھ زمانہ ہو ترے درپئے آزار
کرتوت ہمارے نہیں پوشیدہ خدا جل جلالہ سے
ہیں زد پہ زوال آج شرافت کی سب اقدار
محمود مسائل و مصائب تو بہت ہیں
پھر بھی نہیں خدشہ کہ خدا جل جلالہ خود ہے مددگار

سجودِ تحیت

آئی جو نظر حمد کے دیوان کی صورت
احقر پہ ہے یہ رب ﷻ کے اک احسان کی صورت
دیتا ہے جو تکلیف خداوند تعالیٰ ﷻ
کرتا ہے وہی درد کے درمان کی صورت
میں رب ﷻ کے بھروسے ہی پہ چلتا ہوں حرم کو
دیکھی ہی کہاں ہے سروسامان کی صورت
محسوس کیا لطف خدا ﷻ لمحہ بہ لمحہ
مکّے کو گیا جب بھی میں مہمان کی صورت
رب ﷻ آپ بھی آمادہ گواہی کے لیے تھا
محسوس کرو نبیوں کے پیمان کی صورت
مدّاحِ سرکار ﷺ کی صورت میں بھی یارو!
رحمان ﷻ کی توصیف ہے غزل کی صورت
پہنچو درِ سرور ﷺ پہ کوئی جرم جو کر لو
غفران کی خالق ﷻ نے یہ احسان کی صورت

"وَمَا یَنْطِقُ" اللہ ﷻ نے فرمایا تو بے شک
ہر قولِ نبی ﷺ رب ﷻ کے ہے فرمان کی صورت
میزان پہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے کرم سے
آئے گی نظر ہم کو بھی رضوان کی صورت
دُنیا میں ظہور آقا دوسرائے جہاں ﷺ کا
مومن پہ ہے اللہ ﷻ کے احسان کی صورت
یاد آیا اُسے رب ﷻ، جو کسی نے کبھی دیکھی
محبوبِ خدا، رحمتِ رحمان ﷺ کی صورت
جب دفنِ مدینہ کی خدا ﷻ دے گا سعادت
دیکھیں گے سبھی میرے اِس ایقان کی صورت
محمودؔ دُعا گو ہے کہ اے مالکِ عالم جل جلالک،
ہو دور مسلمان کے بحران کی صورت

سجود تحیت

میرے خیال و فکر کا جو شہپار ہے
دل کا خدا جل جلالہ کی حمد و ثنا امتیاز ہے

الطاف کیا گیا جو رسول کریم ﷺ پہ
وہ ذاتِ خدائے پاک جل جلالہ بڑی سب سے راز ہے

گو ہے ورائے فہم بشر شانِ کبریا جل جلالہ
اس کی ثنا پہ پھر بھی مرا ارتکاز ہے

نظم و نسق اسی سے ہے قائم جہان میں
لاکھوں کروڑوں میں سے یہ اک وجہِ ناز ہے

جلوہ کسی کو ذات کسی اور سے ملی
محبوب ﷺ اور کلیم میں یہ امتیاز ہے

جس نے بھی عقل و آگہی کی پائیں نعمتیں
وہ ربِّ ذوالجلال جل جلالہ کا مدحت طراز ہے

اللہ جل جلالہ نے جہاں پہ بلا یا حبیب ﷺ کو
"قوسین" ایک حجلۂ راز و نیاز ہے

وہ ہے حفیظ و ہادی و کافی مگر وہی
مستغنی زمانہ ہے اور بے نیاز ہے

سب مشکلوں سے دے گا خدا جل جلالہ ہی تجھے نجات
یہ دل سے مان لینا ادائے نماز ہے

رب جل جلالہ کے موحدو کا رہے خوف قلب میں
ظالم کی ایک حد تلک رسّی دراز ہے

سب کچھ ہے اپنے پاس خدا جل جلالہ کا دیا ہوا
دل بے نیاز خواہش تحریص و آز ہے

لیتا ہوں نام رب جل جلالہ کا خضوع و خشوع سے
جس کے سبب کلام میں سوز و گداز ہے

یوں تو بہت ہیں رب جل جلالہ سے تکلّم کی صورتیں
"تخلیق کائنات تجدے ناز ہے"

محمود رب جل جلالہ کے بارے میں، میں اور کیا کہوں
ممدوح و مدح گستر شہِ حجاز ﷺ ہے

سجودِ تحیت

بسا خالق جل جلالہ مرے دل میں مکیں ہے
رگِ جاں سے زیادہ جو قریں ہے
جہاں اُس کے مظاہر دل رُبا ہیں
خدائے سرورِ عالم جل جلالہ وہیں ہے
تخصّص ہے عجب ربِّ جہاں جل جلالہ کا
نظر آئے نہ آئے ہر کہیں سے
جما ہے جب سے خالق جل جلالہ کا تصوّر
کسی دن سے یہ دل عرشِ بریں ہے
ہو پانی پُر ہوا پہ یا زمیں پہ
بسوئے کعبہ ہر رستہ حسیں ہے
علاوہ خالقِ عالم جل جلالہ کے در کے
کہیں پہ میرا سر جھکتا نہیں ہے
تو ہی خالقؔ تو ہی مالک ہے سب کا
"ترے ہی سامنے خم ہر جبیں ہے"

یہاں ہر وقت رہتا سر خمیدہ
رہے خادمؔ یہ مکّے کی زمیں ہے
بچا لے گا تو ہر مشکل سے مجھ کو
تری رحمت پہ تیرا تو یقیں ہے
تجھے قصرِ "دنیا" میں اس نے دیکھا
ترا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہے امیں ہے
اُسی کے در پہ سب نظریں لگی ہیں
خدا جل جلالہ سب کا مددگار و معیں ہے
جو ہے محوّر ہر بندے کا یاور
خدائے پاک جل جلالہ کا دینِ متیں ہے

سجودِ محبت

قرآں سے وہ جو کرتے رہے کسب بھی
داتا کو رب جل جلالہ نے دیا علوِ جناب بھی
تصنیفِ داتا کی ہے صحیح و مستجاب بھی
عرفانِ رب جل جلالہ ہے اس میں حق نصاب بھی
دربارِ گنج بخش میں آ کر پا لیا
دیتا ہے طلب سے بھی خدا جل جلالہ بے حساب بھی
ہجویری تھے جو تابعِ احکامِ کبریا جل جلالہ
تابع ہیں ان کے نجم و مہ و آفتاب بھی
جدِ جناب سید ہجویریؒ ہی تو تھے
جن سے خدائے پاک جل جلالہ ملا بے حجاب بھی
توحید کا سبق دیا داتا حضورؒ نے
ہم نے عبودیت کا پڑھا یوں نصاب بھی
ہم نے جو بوالحسنؒ کا وسیلہ لیا تو رب جل جلالہ
بخشے گا ہم سے عاصیوں کو بے حساب بھی

جو چاہے کر تو سیدِ ہجویریؒ سے سوال
آئے گا تجھ کو عرشِ خدا جل جلالہ سے جواب بھی
تصنیفِ گنج بخشؒ میں جو کچھ ہو بیاں
توحید کا وہی تو ہے لبِ لباب بھی
داتا کے نانا جان ﷺ کی شفقت سے رب جو کرے
یومِ نجات ہو مرا یوم الحساب بھی
داتا کے در پہ جس نے کلامِ خدا جل جلالہ پڑھا
اس نے مزا بھی لے لیا پایا ثواب بھی
محمودؔ اب کے بھی تو درِ رب جل جلالہ پہ جائے گا
تعبیر یاب داتا کریں گے یہ خواب بھی

سجودِ تحیّت

نہیں جو راہِ حمد و نعت سرور ﷺ کا کوئی راہی
تو منزل تک پہنچنا اُس کی قسمت میں نہیں بھائی!
کہا سرور ﷺ نے ہے سجدے کے لائق ایک ہی ہستی
وہی ہے ہادی و حنّان' وہ منّان' وہ کافی
نکاتِ حمدِ رب جل جلالہ سے گر تری نسبت نہیں ٹھہری
تو ہے جیبِ سخن تیری زرِ افکار سے خالی
درِ رب جل جلالہ پہ بوقتِ حاضری حالت ہو یہ تیری
نظر شفاف' روشن روح' اندر صاف' جاں اجلی
رسائی شہرِ خالق جل جلالہ تک ہوئی خوش بخت بندے کی
ملا فٹ پاتھ پہ سونا' تو پھر بھی ہو گئی چاندی
خدا جل جلالہ نے آپ اس بندے سے اپنی حمد لکھوائی
نہیں محمودؔ میں تو شاعرانہ کوئی بھی خوبی
نہیں وہ دیکھتا پرہیزگاری یا گنہگاری
درِ رب جل جلالہ پہ اجازت سب کو ہے' آ جائے کوئی بھی

دعاؤں کے حوالے سے یہ ہے عادت مری اچھی
کہ رب جل جلالہ سے مانگتا ہوں مغفرت میں ساری ملت کی
جو داخل اس میں ہو' آ جائے وہ امن و سکینہ میں
بیاں کرنی کہاں ممکن ہے عظمت شہرِ مکہ کی
خدا جل جلالہ کے گھر پہ حدِ اوج و عظمت ختم ہوتی ہے
بتاؤ' تو ذرا' اس سے بھی بڑھ کر ہے جگہ کوئی
مجھے وہ وقت یاد آتا ہے' جب خالق جل جلالہ کی رحمت سے
اُچک کر میں نے چوکھٹ ملتزم کی ہاتھ سے تھامی
حطیمِ پاک میں میرا معاون اسمِ سرور ﷺ تھا
وہاں پہ میں نے جو خواہش بھی کی' وہ ہو گئی پوری
کبھی غافل تو اظہارِ عبودیّت سے مت رہنا
خزاں چھائے' بہار آئے کہ ہو سردی' کہ ہو گرمی
اسی کی اک تجلّی سے جلی تھی وادیِ سینا
وہ اک ہستی' شبِ معراج جو سرکار ﷺ نے دیکھی
پیمبر ﷺ نے جو توحیدِ الٰہی جل جلالہ کا کیا چرچا
گئی شدّادی و فرعونی' ہامانی و قارونی

خدا کے سامنے پیشی کے موقع پہ کہاں ہو گا
کوئی سنگی، کوئی بیلی، کوئی ہمدم، کوئی ساتھی

خدا جل جلالہ کی حمد یا سرکار ﷺ کی مدحت کی صورت میں
شناور ڈھونڈ کر بحرِ سخن سے لائے گا موتی

میں فانی ہوں مگر مالک جل جلالہ سے یوں خواہش بقا کی ہے
مجھے ڈھانپے تو ڈھانپے مسکنِ سرکار ﷺ کی مٹی

خدا جل جلالہ کے حکم کی تعمیل کرنا چھوڑ دینا ہے
تکبر، بغض، کینہ، عیب جوئی اور خود غرضی

مرے "ذکر" میں حمد و نعت کی صورت میں دولت ہے
مرا سرمایہ گر پوچھو اگر جانچو مری پونجی

ہوا توحید کے سورج کا چرچا ہر دو عالم میں
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی یہ"

چھٹے جب اس کی جاں قیدِ عناصر سے مرے مولا
ہو مدحِ ربّ جل جلالہ و پیغمبر ﷺ لبِ محمود پہ جاری

سجودِ تحیت

آئے گا مجھے شہرِ خموشاں سے بلاوا
ہے وصلِ خدا جل جلالہ کا اسی عنوان سے بلاوا

مالک جل جلالہ سے ملا قرب کا اعزاز نبی ﷺ کو
صرف آپ گئیں عرش تک یوں سے بلاوا

آقا ﷺ نے بھی حبیب کہا فرطِ ادب سے
معراج کا پہنچا جو بھی رحمان جل جلالہ سے بلاوا

رخصت سے میں پڑھنے چلا سجدہ و شکر
جب آ گیا کعبے کے دبستاں سے بلاوا

تسبیح ہو کی رت کو کہ حمد جل جلالہ کی
محسوس ہو صبحِ بہاراں سے بلاوا

تم پر کہیں شب و ربوبیتِ حق جل جلالہ میں
سمجھو سے طاغوت سے شیطاں سے بلاوا

میں حمدِ خدا جل جلالہ نعتِ نبی ﷺ پڑھتا چلا تھا
جب آیا مجھے حشر کے میداں سے بلاوا

محمود جو نہی رخ ہو تمہارا سوئے کعبہ
سمجھو کہ تمہیں یہ ہے رضواں سے بلاوا

سجودِ تحیّت

جو کچھ مجھے رسولِ خدا ﷺ سے عطا ہوا
دراصل سب ہے وہ درِ رب کا دیا ہوا
وہ جس کے دل میں کعبۂ رب ہے بسا ہوا
سوئے حجاز عازمِ مُلکِ بقا ہوا
سب انبیاءؑ کا درس یہی ہے دیا ہوا
سجدہ فقط خدائے جہاں جل جلالہ کو روا ہوا
جو کچھ بھی تھا حمدِ خدا جل جلالہ میں کہا ہوا
صد مرحبا وہ نذرِ شہِ انبیاء ﷺ ہوا
مخلوقِ رب کا جس کسی نے بھی بھلا کیا
فضلِ خدائے پاک جل جلالہ سے اُس کا بھلا ہو
سجدہ ربِّ ہر دو جہاں جل جلالہ کا کیا جو روز و
ندوہ و شیخ و شمع جو تھا اک دم ہوا ہوا
میں سرگشیدگی سے تو بالاتر یوں نہیں
ہر وقت مجھ پہ لطفِ خدا جل جلالہ ہے بہا ہوا

رب جل جلالہ کے حبیب ﷺ کا یہ کرم ہے حقیقتاً
راہِ نُعُوت ہی سے میں حمد آشنا ہوا
رحمان بھی، رحیم بھی ہے خالقِ کریم جل جلالہ
دیکھو وہ اس کا ہے درِ رحمت کھلا ہوا
خلّاقِ کائنات جل جلالہ نہاں بھی، عیاں بھی ہے
دل میں بسا ہوا ہے، نظر سے چھپا ہوا
رب جل جلالہ نے کسی پہ بند نہ کی رزق کی سبیل
مُلحد ہوا کہ عاصی ہوا، پارسا ہوا
مسجودیت ربِّ جہاں جل جلالہ میں ہو شک کسے
سجدے کو سر ہے ہر کسی شے کا جھکا ہوا
جنّت بقیعِ پاک کی خالق جل جلالہ نے بخش دی
محمودؔ صدقِ دل سے جو محوِ ثنا ہوا

سجودِ تحیت

پوشیدہ وہ یوں میری نگاہوں سے رہا ہے
خالق جل جلالہ مرے اندر مری شہ رگ میں بسا ہے
انسان کا سر اس کی حضوری میں جھکا ہے
جو نقش گرِ نقشۂ ہر صبح و مسا ہے
محدود مری عقل ہے، ناقص مری سوچیں
قسمت سے مرے لب پہ مگر حمدِ خدا جل جلالہ ہے
جو شے بھی ہے، وہ قبضۂ قدرت میں ہے اس کے
وہ مالک و مختار ازل سے ہے، سدا ہے
سب نعمتیں اللہ جل جلالہ کی ہیں لامتناہی
میں نے تو یہی اپنے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
جو رب جل جلالہ کے قوانین ہیں، بدلا نہیں کرتے
اعمال کے بدلے میں جزا اور سزا ہے
پابند ہوائیں بھی تو ہیں حکمِ خدا جل جلالہ کی
یہ چرخ بھی تو اس کے ہی ایما پہ کھڑا ہے

دل مہر شفقت اس میں ہیں یہ حمد کے معنی
اس قادرِ مطلق جل جلالہ سے یہی میری دعا ہے
ہر حکم کی تعمیل ضروری ہے، خدا جل جلالہ نے
الحمد سے والناس تلک جو بھی کہا ہے
وہ مالکِ اصلی ہے، وہ معبودِ حقیقی
وہ ربِّ جہاں، خالقِ ہر ارض و سما ہے
جو تیرے علاوہ ہے، وہ ہر چیز ہے فانی
اے خالقِ کونین جل جلالہ! فقط تجھ کو بقا ہے
یوں ہر عنایت کا طالب ہوں خدایا (جل جلالہ)!
چھائی ہوئی آنکھوں پہ ندامت کی گھٹا ہے
کچھ دیر کو اے خالقِ کل جل جلالہ! اس کو ہٹا دے
جو پردہ تعین کا ترے رخ پہ پڑا ہے
سوچیں بھی سمیٹ اپنی ترا خالق و مالک جل جلالہ
محمود یقیں کر کہ تجھے دیکھ رہا ہے

سجودِ تحیت

تو رہ منتظر رب جل جلالہ کی رحمت کا پیہم
پہ احساس کر اس کی طاقت کا پیہم
رہا سایہ ہر فرقِ تحمید کو پہ
کرم کا، عطا کا، عنایت کا پیہم
سپاس و تشکر خدا جل جلالہ کا سدا ہو
اشارہ بھی ہے سلبیت کا پیہم
دیا ہے ہمیں جامہ انسانیت کا
کرم ہم پہ ہے رب جل جلالہ کی رافت کا پیہم
خدا ہے رؤف و رحیم اور ہادی
ہے محتاج انساں ہدایت کا پیہم
کھڑے ہو جو تواب مالک جل جلالہ کے آگے
بہاؤ ہو اشک ندامت کا پیہم
نہ تعمیلِ احکام رب جل جلالہ میں ہو خامی
کھلا منہ ہے قعرِ مذلت کا پیہم

نہ آئیں گے مخلِ ثنا پہ ثمر کیوں
میں ہوں منتظر رب جل جلالہ کی نصرت کا پیہم
جو پیغام لائے نبی ﷺ کبریا جل جلالہ کا
وہ پیغام ہے خیر و برکت کا پیہم
خزینہ ہے ایقان و عرفاں کا قرآں
تو لو اس سے تم درس حکمت کا پیہم
ذرا پاتا ابہام وحدانیت میں
کنایہ ہے تمہید الست کا پیہم
جو انجام فرعون و نمرود کا تھا
ہے سب کے لیے درس عبرت کا پیہم
خدا جل جلالہ دے مجھے موت طیبہ نگر میں
میں ہوں منتظر اس بشارت کا پیہم

یا نور ہے خدا جل جلالہ کے اُجالوں کو خوشنما
کہتے ہیں لوگ نور کے ہالوں کو خوشنما

ملتی ہے جب سعادتیں سعی و طواف کی
پاتا ہوں اپنے پاؤں کے چھالوں کو خوشنما

وہاں خدائے ہر دوسرا جل جلالہ نے دیا قرار
حضرت بلالؓ کے سے سب کالوں کو خوشنما

ملبوسِ حمد قامتِ تخئیل پہ جچا
میں نے کیا ہے یوں بھی خیالوں کو خوشنما

تحقیق جس میں وحدتِ ربِّ جہاں جل جلالہ پہ ہو
کہتے ہیں قدسی ایسے مقالوں کو خوشنما

پے کرم سے کر دیا ربِّ غفور جل جلالہ نے
نسبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے حوالوں کو خوشنما

کوشش کرو کہ بچ سکو شرِ حسود سے
سمجھو کبھی نہ کفر کی چالوں کو خوشنما

محمودؔ تم نگاہِ عقیدت کو وا کرو
پاؤ گے کعبہ دیکھنے والوں کو خوشنما

اسی پہ حقیقت کا اطلاق ٹھہرے
کہ نعت ہی تحمید میں طاق ٹھہرے

اُن سے محبّت کو پہلو دل سے
پسندِ خدا جل جلالہ حسنِ اخلاق ٹھہرے

پڑھو جو کلامِ خدا جہاں جل جلالہ کو
تو یہ عقیدت کے اسباق ٹھہرے

بشارت کنندہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
مسیحؑ و موسیٰؑ و اسحاقؑ ٹھہرے

خدا جل جلالہ خود گواہی پہ ہو جائے مائل
تو پختہ نبیوںؑ کا میثاق ٹھہرے

جو نسبت پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے قائم
تو ربّ جل جلالہ کی رحمت سے عاق ٹھہرے

جو اشعار حمدِ خدا جل جلالہ میں کہے ہیں
کتابِ عقیدت کے اوراق ٹھہرے

جو اعزازِ حق دے گا روزِ قیامت
کہیں اس کا محمودؔ مصداق ٹھہرے

سجودِ تحیّت

جونہی سانچے میں طاعت کے کوئی نشّہ ڈھلتا ہے
تو خاطی بھی تو رب جل جلالہٗ اس سے مقدّر کو بدلتا ہے
وہ تعمیلِ دعا خدا جل جلالہٗ میں جو پھسلتا ہے
کفِ افسوس پھر بدنصیبی پہ وہ مَلتا ہے
خدا جل جلالہٗ قیّوم و قادر ہے وہ حاکم بھی ہے رازق بھی
تفکّر اور تعقّل سے نتیجہ یہ نکلتا ہے
خوشی حاصل اگر ہوتی ہے رب جل جلالہٗ کی حمد کہنے سے
تو غم ریشہ بدلتا ہے تو ہر اندوہ ٹلتا ہے
نسیمِ جانفزا کعبے سے آتی ہے جو مَس ہو کر
شجر جو التجاؤں کا ہو وہ فی الفور پھلتا ہے
مصیبت میں پکار اُٹھے مدد کے واسطے رب جل جلالہٗ کو
تو گرتے گرتے ہر اک بندۂ خالق سنبھلتا ہے
میں حامد ہوں خدا جل جلالہٗ کا نام ہے محمودؔ ور مجھ کو
ثنائے ماسوائے رب کا ہر انداز کھلتا ہے

لگاتی ہے گلے اس کو مشیّت ربِّ عالم جل جلالہٗ کی
جو تقلیدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جادے پہ چلتا ہے
کمی نورانیت کی اس کی قسمت میں نہیں رہتی
عبادت کا چراغ خوش عمل میں جس کے جلتا ہے
قدم میرے حجازِ پاک کی راہوں سے واقف ہیں
کہ میرا قلب بیت اللہ کی جانب مچلتا ہے
خدا جل جلالہٗ کی حمد کی صورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی صورت
دلوں کا بحرِ الفت انس کے موتی اُگلتا ہے
نہیں جو دیکھتا رزاقِ عالم جل جلالہٗ کی طرف بندہ
وہی کُفّار کے اُگلے ہوئے لقمے نگلتا ہے
اگر ہو حاضری حرمین کی اس کے مقدّر میں
تو پھر محمودؔ فردوسِ بریں سے کب بہلتا ہے

سجودِ تحیت

یوں اُٹھا ہے تحمید کے جذبات کا موسم
ہر وقت ہے برکات کی برسات کا موسم
قرآن کی کھل اٹھیں سو رنگ بہاریں
گزرا جو کبھی انجیل کا، تورات کا موسم
و رب جل جلالہ سے کافی نے تو سبحن مد نے
پہلے تو تھا صدمات کا، آفات کا موسم
مسلم پہ خداوند دو عالم جل جلالہ کے کرم سے
رہتا ہے ہمہ وقت عنایات کا موسم
مجذوب پہ ہے اللہ جل جلالہ کا وہ ہر عنایت
جاتا ہی نہیں ہے کبھی حق بات کا موسم
جس شخص کو عرفانِ پیمبر ﷺ کا ہوا اس پہ
چھا جائے نہ کیوں معرفتِ ذات کا موسم
جو تذکرۂ نورِ حمد جل جلالہ کرتے رہیں گے
جاتا ہوا دیکھیں گے وہ ظلمات کا موسم

دن جس کا گزرتا رہا خالق جل جلالہ کی ثنا میں
آیا ہی نہیں اس پہ کبھی رات کا موسم
اب خرچ کریں بندے ترے دین کی خاطر
اب ختم کہیں ہو مولا جل جلالک، مفادات کا موسم
اے مالک کونین جل جلالک، عطا کر ہمیں پھر سے
وہ بندہ و آقا کی مساوات کا موسم
تھا دائمی یوں ربط، مگر خاص رجب تھا
محبوب ﷺ سے خالق جل جلالہ کی ملاقات کا موسم
محمود ثمر پائیں نہ کیوں لطفِ خدا کا
ہے کشتِ زباں پر جو مناجات کا موسم

سُجُودِ تحیّت

تصوّر میں ہیں کعبے کی طرف جاتی ہوئی راہیں
وہ ساری ہستی گاتی، رقص فرماتی ہوئی راہیں
خدا جلّ جلالہٗ کے گھر کو چاروں سمت سے آتی ہوئی راہیں
ہیں محتاج بھی قسمت کو اپناتی ہوئی راہیں
نگاہِ اِس سے دیکھو گے تو تم مکّہ میں پاؤ گے
زبانِ حال سے حرفِ ثنا گاتی ہوئی راہیں
نہیں دیکھیں دوا پ کعبہ تک میں آج تک میں نے
تشکّر سے آنکھوں کو دُھندلاتی ہوئی راہیں
بانہیں حرم کو آتی دیکھی ہیں پرے باندھے
حرم کو جاتی دیکھیں نور برساتی ہوئی راہیں
بہت قربت مآب و محترم پائی ہیں مکّہ میں
خدا جلّ جلالہٗ سے عزت و اوج و شرف پاتی ہوئی راہیں
نگاہوں میں سمائے نیند کی آغوش میں جانا
خدا جلّ جلالہٗ کے شہر کی احسان فرماتی ہوئی راہیں

مشامِ جاں تعطّر آشنا ہوتا ہے مکّہ میں
کہ خوشبوئے لطف پھیلاتی ہیں لہراتی ہوئی راہیں
یہ سب ہوتی ہیں تکمیل آشنا اللہ جلّ جلالہٗ کے گھر میں
اس کے اعزاز پہ دیکھی ہیں اتراتی ہوئی راہیں
زمانے بھر نے قربت آشنائے مہر دیکھی ہیں
دلِ زُوّارِ شہرِ ربّ جلّ جلالہٗ کو گرماتی ہوئی راہیں
کرم کرتی ہوئی پائی ہیں سڑکیں جب سے مکّہ کی
نہیں لاہور کی بھاتیں ستم ڈھاتی ہوئی راہیں
دکھائی دیتی ہیں روتی ہوئی حرماں نصیبی پہ
حرم سے دور جانے والی پچھتاتی ہوئی راہیں
نہیں حرمین کی جانب کو رُخ جن کا، وہی تو ہیں
صراطِ اِتّقا سے سب کو بھٹکاتی ہوئی راہیں
تجھے محمودؔ نورِ آگہی بخشیں گی مکّہ میں
زمیں سے تا فلک ہر شے کو اُجلاتی ہوئی راہیں

سُجودِ تحیّت

مصرعِ ہونٹوں پہ مرے آیا ہے ایسا حمد کا
روح کی پہنائیوں تک لطف پھیلا حمد کا

ہر پرت میں دل کے پایا ہے تجلّی حمد کا
ہے رگ و پے میں تعطّر کارفرما حمد کا

دوستو! خورشید و ماہ و نجم ہوں یا کہکشاں
ہے ہر اک فانوسِ رخشاں میں اُجالا حمد کا

پھیلتی جب میں کی چٹک خوشبوؤں کی ہر طرف
"دل کی ہر وادی میں پھوٹے گا شگوفہ حمد کا"

نعت کہتے کہتے آئی لب پہ توصیفِ خدا جلّ جلالہ
میں نے پایا ہے پیمبر ﷺ سے اشارہ حمد کا

ربّ جلّ جلالہ سے چاہو تو یہی ہونٹوں پہ ہو گی حشر میں
ہے تعلّق مستقل ایسا ہمارا حمد کا

ساری مخلوقات کرتی ہے زبانِ حال سے
فرش سے تا عرش ہر سیکٹر میں چرچا حمد کا

شعر کی تشکیل میں مشّاطۂ اخلاص نے
حسن کی تجسیم کی، پیکر سنوارا حمد کا

کوئی متجسّس جو دیکھے جھک کر تو دے گا
حمد پہ مغضوب کا اور مغضوب پہ سایہ حمد کا

چاندنی دیکھی، تپش خورشید کی پائی تو پھر
میرے دل میں، میرے لب پہ نور، چرچا حمد کا

رات میں جب بھی تلاوت کی کلامُ اللہ کی
تو اُفق پہ روح کے چھایا سویرا حمد کا

عالمِ دنیا میں بھی توصیفِ ربّ جلّ جلالہ رہتا ہوں میں
حشر میں بھی ہو گا میرے لب پہ فقرہ حمد کا

صرف اتنا ہی تعارف میں کہو محمودؔ کے
عاشقِ نعتِ حبیبِ ربّ ﷺ ہے شیدا حمد کا

سجودِ تحیّت

خدا جل جلالہ ہے مالک وہ، سبھی روحوں کا جانوں کا
وہ رازق ساری مخلوقات کا، خالق جہانوں کا

نظام یہ بنایا ہے عوام کے لیے رب جل جلالہ نے
توازن جس سے قائم ہے زمیں کا، آسماں کا

خدائے پاک جل جلالہ نے بھیجا ہے دنیا میں رسولوں کو
وہی محور ہے سارے انبیاؑ کی داستانوں کا

جہاں وردِ درودِ پاک سرور ﷺ ہوتا رہتا ہے
خدا جل جلالہ ناصر ہے ایسے سب مکینوں کا، مکانوں کا

سہارا ہے سہاروں کا فقط خلّاقِ عالم جل جلالہ ہے
وہی امداد گر ہے بیکسوں کا، ناتوانوں کا

محافظ ساری مستورات کا، اطفال کا ناصر
خدائے لم یزل جل جلالہ مولا ہے پیروں کا، جوانوں کا

شبِ اسریٰ حد جل جلالہ، مصطفیٰ ﷺ کا قرب کیا کہیے!
ہو وہ فاصلہ بھی ختم جو تھا دو کمانوں کا

اصول اس کے کبھی تبدیل ہو سکتے نہیں اصلا
تغیّر اور تبدّل جس سے ہے سارے جہانوں کا

یقیناً ہشت جنّت کا ہر اک گلشن مقدّر ہے
نعوتِ سرور ﷺ و تحمیدِ رب جل جلالہ میں تر زبانوں کا

یہ حفظِ حرمتِ آقا ﷺ کی خاطر جان دیتے ہیں
ہے محبوبِ خدا جل جلالہ جذبہ یہی پہ جنونوں کا

کبھی محمودؔ کی مانند تم مکّہ میں جا دیکھو
بہت رکھتا ہے مالک جل جلالہ خیال اپنے مہمانوں کا

سجودِ تحیت

احکامِ رب جل جلالہ سے آگہی ہے کیف آفریں
اور پھر عمل میں راستی ہے کیف آفریں

تعمیلِ حکمِ رب جل جلالہ میں کرو جس کو تم شعار
وہ عاجزی و سادگی ہے کیف آفریں

بنیاد جس کی بندگیٔ لایزال جل جلالہ ہو
وہ سب خودی و بے خودی ہے کیف آفریں

ذکرِ خدائے کون و مکاں کے نتیجے میں
بیتِ خدا جل جلالہ میں حاضری ہے کیف آفریں

یہ خانۂ خدا جل جلالہ کی طرف دیکھتی ہوئی
اختر کی چشمِ شبنمی ہے کیف آفریں

کھلتے ہیں سے کے نام خدائے عزیز جل جلالہ کا
غنچوں کی یہ شگفتگی ہے کیف آفریں

جس کے سبب خدا جل جلالہ کی محبت نصیب ہو
محبوبِ رب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے کیف آفریں

حمدِ خدا جل جلالہ یا نعتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہو
ان پھولوں سے شاعری ہے کیف آفریں

الفت ہو جن کو ربِ قدیر و کریم جل جلالہ سے
اہلِ وفا سے دوستی ہے کیف آفریں

ہے لطف آفریں درِ خالق جل جلالہ پہ حاضری
اور حاضری میں خامشی ہے کیف آفریں

مصروف حمد و دینِ خدا جل جلالہ کے لیے جو ہو
محمودؔ اس کی زندگی ہے کیف آفریں

سُجودِ تحیّت

فکرِ ثنائے ربّ جل جلالہ میں جو بھی نکتہ بیں کھُلے
قصرِ کرم کے اُن کے لیے در وہیں کھُلے

توحیدِ ربّ جل جلالہ ہے جن کے دل میں رسوخ یاب
اُس واسطے ہیں شرک سے ہم نکتہ چیں کھُلے

چاہا جو رب نے ملنا حبیب کریم ﷺ سے
آقا ﷺ کے واسطے درِ عرشِ بریں کھُلے

توحیدِ کبریا جل جلالہ میں شک کا کیا سوال
نیّت جو ہو درست تو راہِ یقیں کھُلے

راسخ ہیں جن کے دل میں خدا جل جلالہ کی جلالتیں
اُن کے لیے تو دل ہیں ہمارے کہیں کھُلے

ربّ جل جلالہ کا حبیب ربّ ﷺ تھے کوئی دوسرا نہ تھا
معراج کے بھید کسی پہ نہیں کھُلے

اُمّت کو بخشوانے کی خاطر کیا سوال
ربّ جل جلالہ کی حضوری میں جو شہِ مرسلیں ﷺ کھُلے

اُس کے لیے جو سنّتِ ربّ جل جلالہ میں پڑھے درود
کیوں قبر میں نہ غُرفۂ خُلدِ بریں کھُلے

بخشش کے واسطے یہ خدا جل جلالہ سے ہے التجا
غنچہ عمل کا میرے نبی ﷺ کے قریں کھُلے

قیدِ نفس سے نکلے جو مالک جل جلالہ ! یہ طبع جب
اُس کے لیے بقیع کی دو گز زمیں کھُلے

وہ جن موحّدوں کی ذہنوں پہ نعت تھی
محمودؔ ان کے واسطے اسرارِ دیں کھُلے

سجودِ تحیّت

تحمید کی ہیں جاں پہ خوش اوقات دیکھیں
اللہ جل جلالہ کی عطا کی عادت دیکھیں
یادِ دیدِ خالق و مالک جل جلالہ کا ہے اثر
پلکوں پہ دے رہی ہے اک برسات دیکھیں
دروازۂ قلوبِ مسلماں پہ پیار سے
دیتے ہیں حُبِ طٰہٰ کے ذرّات دیکھیں
بھر دیتا ہے انھیں کہ ہے مالک جہان کا
رب جل جلالہ سے اسی پہ ہیں جو بات دیکھیں
یادِ خدا جل جلالہ جو خفتہ دل میں ہوئی مکیں
ممکن نہیں کہ دیں یہاں آفت دیکھیں
کھلتا ہے میرے واسطے تحمیدِ حق کا در
دیتا ہے جب علوِ خیالات دیکھیں
رُویت کا عرفہ ربِ جہاں جل جلالہ نے نہ دو کیا
موسیٰ سے رب برائے ملاقات دیکھیں

ہاتھوں کو ہم اٹھائے درِ رب جل جلالہ پہ ہوں کھڑے
دیں گی ہمارے در پہ بھی برکات دیکھیں
روزن نہ ان کا حمد خدا جل جلالہ کی طرف کھلے
دیں جن گھروں پہ ذاتی مفادات دیکھیں
اللہ جل جلالہ کے حبیب ﷺ سے دور ہیں خوش
آواز دیں نہ ذیل وہاں حضرات دیکھیں
محمودؔ میرے خفتہ احساس نے سنیں
"صلِّ علیٰ" کی صاحبِ جذبات دیکھیں

سُجودِ تحیّت

دینِ خالقِ عالم ﷻ کا مکمل ہے مکمل
یہ حسن و جمال ہے، یہ افضل ہے مکمل

سب جس کے ہیں حامد خلّاقِ دو عالم ﷻ
اس کا تو در قلبِ مُقفّل ہے مکمل

جس میں نہ خدا ﷻ کی نہ پیمبر ﷺ کی ہو مدحت
وہ بستی کہاں ہے، وہ تو جنگل ہے مکمل

میں مادحِ سرکار ﷺ بھی ہوں، حمد سرا بھی
میری جو سعادت ہے، وہ ہر پل ہے مکمل

محبوب ﷺ کو خالق ﷻ نے سرِ عرش بلایا
ور کارگہِ دنیا معطل ہے مکمل

ازخود ہوئی تخلیق ہر اک چیز کی کیسے
سوچو تو یہ افکار کی دلدل ہے مکمل

جو رب ﷻ کی یا خود اپنی ہی مخلوق کو پوجے
اجہل ہے وہ لاریب، وہ اسفل ہے مکمل

کیوں جلوہ کناں اس میں نہ ہو نورِ الٰہی ﷻ
جو آئینہ دل کا ہے، وہ صیقل ہے مکمل

ہر چیز کا ہے خالق و مالک تو خدا ہے
دعویٰ ہے یہ ایسا جو مدلّل ہے مکمل

امریکا جو صیہونیوں کے زیرِ اثر ہے
مالک ﷻ! یہ مسلمان کا مقتل ہے مکمل

اک ڈوبے تو جیت کرنے کی کوشش میں ہیں غلّہ
مولا ﷻ! یہ کھرا ہے، یہ اٹل ہے مکمل

محمودؔ ہر اک نعت خدا ﷻ ہی کی ثنا ہے
اور مدحِ خدا مدحتِ مرسل ﷺ ہے مکمل

سجودِ تحیت

حمد کہنا تم آقا کی آخری تحصیل تک
بات مت محدود رکھنا اپنی قال و قیل تک

حمد سے قائم جو ہوتا ہے خدا جل جلالہ سے رابطہ
اُس کو بڑھنا چاہیے اَحکام کی تعمیل تک

کارفرما ان میں تھی قدرت خدائے پاک جل جلالہ کی
جو ابابیلیں گئی تھیں صاحبانِ فیل تک

راہ جعرانہ سے جو آتا ہے کعبے کی طرف
کر چکا ہوں میں شمار اُس رہ کے سنگِ میل تک

خالقِ عالم جل جلالہ پہ ایماں رکھنے والوں کے خلاف
سازشیں چلتی ہیں امریکا سے اسرائیل تک

جو کتابیں رب جل جلالہ نے بھیجیں قبل قرآنِ مُبیں
اب ہیں سب بدلی ہوئی تورات تک انجیل تک

مانگنا نُصرت خدائے پاک کی ہر کام میں
ابتدائی مرحلوں سے نقطۂ تکمیل تک

رب جل جلالہ و پیغمبر ﷺ میں کیا باتیں ہوئیں اسرا کی شب
کون جا سکتا ہے اس اجمال کی تفصیل تک

رب جل جلالہ نے عظمت وہ عطا کی ہے حبیبِ پاک ﷺ کو
خادمانِ در ملک سب ہیں ۔ جبرائیل تک

مُستعار آقا ﷺ سے لے کر نور روشن ہو گئے
چاند کے فانوس تک، خورشید کی قندیل تک

یا خدا جل جلالہ! محمود کو ہو موت طیبہ میں نصیب
حکم تو اس باب میں پہنچا دے عزرائیل تک

مدیر "ارمغانِ حمد" کراچی کی تحریر

(اپریل ۲۰۰۷)

نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کرنے والے خوش نصیب

ممتاز سیرت نگار، نعت نگار، محقق، نقاد

راجا رشید محمود

تبصرہ نگار   طاہر سلطانی

راجا رشید محمود صاحب نعتیہ ادب کی قد آور شخصیت ہیں اُن کے فن، شخصیت اور اُن کے حوالے سے معلومات سے قارئین ارمغانِ حمد" کی آگہی ضروری ہے۔ مجھے کہنے دیجیے کہ نعتیہ ادب میں راجا صاحب کی کاوشیں اور کوششیں بے مثال ہیں۔ ہم نے ہمیشہ ہر محفل ہر نجی نشست میں اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ راجا صاحب نے نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ ہمیں محترم راجا صاحب کی محنت پر رشک آتا ہے کہ رب العزت حضور پر نور حضرت محمد ﷺ کے صدقے میں اُن سے فروغِ نعت کے حوالے سے عظیم کام لے رہا ہے۔ ہم اُن کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔

چند روز ہوئے ظہیر محمود نے راجا رشید محمود صاحب کے فن و شخصیت پر کتاب ہمیں بھجوائی۔ کتاب میں کیا کچھ ہے اس کو جاننے سے پہلے ہم فہرست پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ سب سے پہلے شاعرِ نعت کے خاندان ... میں والدین گرامی کا تعارف ... جو صاحب کی ولادت، تعلیم و تربیت ... روزگار مصروفیات ... راجا صاحب کی

اولیں تحریر راجا رشید محمود کو مشاہیر کا خراجِ تحسین، راجا صاحب کے لیے ... اور قرآن، آثار، احادیث، راجا صاحب کی تصانیف و تالیفات سے تفصیل سے جائزہ دیا گیا ہے۔

ہم آپ کی خدمت میں محترم راجا رشید محمود کی کاوشوں کا اجمالی جائزہ پیش کرتے ہیں مجموعہ حمد ۶۶ حمدوں پر مشتمل ہے (زیرِ طبع) تدوین حمد: حمد باری تعالیٰ ۲ صفحات پر مشتمل حمدیہ انتخاب ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ حمد خالق ۲۲۴ صفحات سن اشاعت ۲۰۰۳ء قولِ قرآں تفسیر جلد چہارم میں: اردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب" ۹ جنوری ۲۰۰۲ء کے نوائے وقت میں ممتاز نعت گو حفیظ تائب مرحوم نے راجا صاحب کے مضمون کو سراہا ہے

اب راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت کی تفصیل

مجموعہ ہائے نعت (اردو)

۱۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ۳۴ حمدیں، ۲۰۳ نعتیں اور ۳۰ مناقب ۱۹۷۷، ۱۹۸۰، ۱۹۹۳ء (۲۳۹ صفحات) (اس کتاب پر دوسیوں ادیبوں علم و دانش نے مضامین و مقالات لکھے)

۲۔ حدیثِ شوق۔ ۸۷ نعتیں ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۷ء، (۱۶۰ صفحات) (اس کتاب پر اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی نے جامع تبصرہ کیا جس میں آٹھ شعر بھی ہیں) شام و سحر۔ نعت نمبر ۳ صفحہ ۳۱۳ تا ۳۱۹،

۳۔ منشورِ نعت۔ اردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ ۱۹۸۸ء ۱۹۲ صفحات

۴۔ سیرت منظوم بصورت قطعات۔ دنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت ۱۹۹۴ء (۱۲۸ صفحات)

۵۔ ۹۲ (نعتیہ قطعات) مبسوط دیباچے کے ساتھ۔ ۱۹۹۲ء، ۱۲۰ صفحات،

۶۔ شہرِ کرم۔ ۹۲ نعتیں، ۲۳ فردیات، ۱۸ متفرق اشعار اور ۹۲ قطعات۔ دنیائے نعت کا یہ مجموعہ جس کے ہر شعر میں مدینہ منورہ کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۶ء (۱۹۲ صفحات)

۷۔ مدیحِ سرکار ﷺ ۹۳ نعتیں اور ۲۲۳ فردیات۔ ۱۹۹۵ء (۱۴۴ صفحات)

۸۔ قطعاتِ نعت۔ ۳۰ نعتیہ مسدس ... ۳۹۱ قطعات۔ ۱۹۹۸ء (۱۱۰ صفحات)

۹۔ حیعلی الصلوٰۃ۔ یک حمد، ۳۰ نعتیں، ۹۳ فردیات۔ ہر شعر میں درود پاک کا ذکر۔
۱۹۹۸ء، (۵۴ صفحات)

۱۰۔ مخمساتِ نعت۔ دنیائے نعت میں نعتیہ مخمسوں کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ مخمس۔ ۱۹۹۹ء،
(۷۲ صفحات)

۱۱۔ تضمینِ نعت۔ علامہ محمد اقبال کے ۵۳ شعروں پر تضمینیں۔ اپنی نوعیت کا پہلا
مجموعہ نعت۔ ۲۰۰۰ء، (۱۴۴ صفحات)

۱۲۔ فردیاتِ نعت۔ ۵۸۰ فردیات۔ اردو شاعری میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔
۲۰۰۰ء، (۱۰۸ صفحات)

۱۳۔ کتابِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی "احمد" (ﷺ) کے عددی
مناسبت سے) ۲۰۰۰ء، (۱۱۲ صفحات)

۱۴۔ غزلِ نعت۔ ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۰ء، (۷۲ صفحات)

۱۵۔ نعت۔ ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں 'نعت' کا ذکر۔ اپنی خصوصیت میں منفرد۔ ۲۰۰۰ء،
(۷۲ صفحات)

۱۶۔ سلامِ ارادت۔ غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ ۲۰۰۰ء، (۱۰۲ صفحات)

۱۷۔ اشعارِ نعت۔ شاعر کا دوسرا مجموعہ فردیات۔ ۲۰۰۰ء، (۹۲ صفحات)

۱۸۔ اوراقِ نعت۔ ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲ء، (۹۶ صفحات)

۱۹۔ مدحتِ سرور ﷺ۔ ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲ء، (۹۴ صفحات)

۲۰۔ عرفانِ نعت۔ ۹۳ نعتیں۔ ہر نعت قرآن پاک کے حوالے سے۔ ۲۰۰۲ء،
(۱۸۴ صفحات) اس کتاب پر ۲۰۰۳ء میں صوبائی نعت ایوارڈ ملا۔

۲۱۔ دیارِ نعت۔ میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲ء، (۱۰۴ صفحات)

۲۲۔ تسنیمِ نعت۔ ۱۰ نعتیں، ۲۰۰۳ء، (۱۵۰ صفحات)

۲۳۔ صباحِ نعت۔ ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳ء، (۸۰ صفحات)

۲۴۔ حرامِ نعت۔ ۶۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳ء، (۹۶ صفحات)

۲۵۔ شعاعِ نعت ۹۲ نعتیں (حضور حبیب کبریا ﷺ کے اسم مبارک محمد (ﷺ) کے
عددی نسبت سے)۔ ۲۰۰۳ء، (۱۰۴ صفحات)

۲۶۔ دیوانِ نعت۔ ردیف وار ۶۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳ء، (۸۰ صفحات)

۲۷۔ منتشراتِ نعت۔ فردیات کا تیسرا مجموعہ۔ ۵۳۶ فردیات۔ ۲۰۰۳ء،
(۸۰ صفحات)

۲۸۔ منظومات۔ ۱۹ نعتیں، ۵۶ مناقب، ۳۳ نظمیں۔ ۱۹۹۵ء، (۱۲۰ صفحات)

۲۹۔ تجلیاتِ نعت۔ خواجہ حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد، ۵۳ نعتیں ۲۰۰۳ء،
(۸۸ صفحات)

۳۰۔ وارداتِ نعت۔ ۶۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳ء، (۹۶ صفحات)

۳۱۔ بیانِ نعت۔ ۵۳ نعتیں ۲۰۰۳ء، (۸۸ صفحات)

۳۲۔ مینائے نعت۔ غزلیات امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ (۸۸ صفحات)

۳۳۔ حمد میں نعت۔ ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی۔ اپنی نوعیت کی پہلی کوشش۔
۴۶ حمدیہ نعتیں۔ ۲۰۰۵ء، (۱۲۰ صفحات)

۳۴۔ التفاتِ نعت۔ ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۵ء، (۷۲ صفحات)

۳۵۔ عنایتِ نعت۔ یک حمد، ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۵ء، (۸۸ صفحات)

۳۶۔ مرقعِ نعت۔ امام بخش ناسخ کی زمینوں میں ۴۳ نعتیں (۹۶ صفحات)

۳۷۔ بہارِ نعت۔ ایک حمد، ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۵ء، (۸۸ صفحات)

۳۸۔ بستانِ نعت ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۶ء، (۸۴ صفحات)

۳۹۔ مرورِ نعت یک حمد، ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۶ء، (۱۰۴ صفحات)

۳۰۔ تابشِ نعت۔ ایک حمد، ۵۳ نعتیں ۲۰۰۷ء (۸۶ صفحات)

۳۱۔ صدائے نعت۔ ایک حمد، ۵۲ نعتیں۔ ۲۰۰۷ء (۹۲ صفحات)

۳۲۔ منہاجِ نعت۔ ایک حمد و نعت، ۹۳ نعتیں۔ ۲۰۰۷ء (۱۰۶ صفحات)

۲۰۱۸ نعتیں بشمول مخمس، ۵۳ تضمینیں، ۵۸۹ نعتیہ قطعات اور ۲۳۱۳ نعتیہ فردیات ہیں

۳۳۔ متاعِ نعت۔ (زیرِ ترتیب)

راجا صاحب کی نعت گوئی پر سب سے پہلا مضمون پروفیسر محمد اکرم صاحب نے لکھا۔
اس وقت ان کے سامنے پہلے دو مجموعہ ہائے نعت تھے۔

(شام و سحر نعت نمبر ۵۔ مئی ۲۰۰۷ء تا ۲۸۹)

شاعرِ نعت کے پنجابی مجموعہ ہائے نعت کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
تحقیقِ نعت کے عنوان سے راجا رشید محمود کا کام وقیع ہے۔ تدوینِ نعت و انتخابِ نعت کے حوالے سے شاعرِ نعت کا کام دیکھ کر اس پر رشک آتا ہے۔ صحافتِ نعت مذکورہ شعبے میں شاعرِ نعت کے کام کا آغاز ماہنامہ نعت لاہور سے ہوا۔ جنوری ۱۹۸۸ء میں پہلا شمارہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ ۱۹۸۸ء سے ۲۰۰۷ء تک بیسواں برس مکمل ہو گیا ہے۔ الحمدللہ ماہنامہ "نعت" ماہ بہ ماہ آب و تاب کے ساتھ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ ماہنامہ نعت اور سیرت کے موضوع پر ۲۵۵۰۰ صفحات شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ ماہنامہ "نعت" کو تحسین پیش کرنے والے صاحبانِ اہلِ قلم میں حضرت حفیظ تائب، ڈاکٹر ریاض مجید، خواجہ رضی حیدر، پروفیسر افضال احمد انور، پروفیسر اکرم رضا، پروفیسر اقبال جاوید، [illegible] رفیق عزیزی، ڈاکٹر عاصی کرنالی، حنیف اسعدی، پروفیسر شفقت رضوی، عبدالغفور قمر، [illegible] [illegible] [illegible] اہلِ قلم کے علاوہ بے شمار نام ہیں۔ مضمون کی طوالت مانع آ رہی ہے [illegible]۔ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے راجا صاحب [illegible] کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔ درود و سلام کی اہمیت و برکت سے کون واقف نہیں

شاعرِ نعت نے "ایوانِ درود و سلام" کے نام سے ایک بزم قائم کی ۱۹۹۹ء سے مختلف مقامات پر محافلِ درود و سلام کی محفل منعقد کی جاتی ہے۔ اور درود کے بعد نعت خوانی اور راجا صاحب کا خطاب ہوتا ہے۔ راجا رشید محمود کی "سفرنامیات" کے موضوع پر ۸ کتابیں شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکی ہیں۔ شاعرِ نعت کے سفرنامے، پہلا سفرنامہ "سفرِ سعادت منزلِ محبت (سفرنامہ حرمین)" کے نام سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا جو ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرا سفرنامہ "دیارِ نور (سفرنامہ حرمین)" ۱۹۹۵ء، ۱۷۶ صفحات شائع ہوا۔ تیسرا سفرنامہ "سوئے کعبہ گشت (سفرنامہ حرمین)" ۱۹۹۹ء ۲۰۰ صفحات شائع ہوا

راجا صاحب نے چار کتابوں سے ترجمے بھی کیے۔ [illegible] [illegible] پر مشتمل ۱۳۵ + ۱۰۰ صفحات ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔ (۲) فتوح الغیب [illegible] ۱۹۸۳ء [illegible] صفحات (۳) [illegible] منسوب بہ امام [illegible] ۱۹۸۲ء، ۲۰۸ صفحات، (۴) نظریہ پاکستان اور معاشی نظام [illegible] انگریزی میں مقالات کا ترجمہ، کتاب کی تدوین اور "اسلام کا معاشی نظام" کے عنوان سے مقالہ۔ ۱۹۸۰ء، ۳۶۳ صفحات۔

شاعرِ نعت نے بچوں کے لیے بھی بہت کچھ لکھا، بچوں کے لیے ان کی دو (۲) کتابیں منظرِ عام پر آئیں۔ اس کے علاوہ اردو قاعدہ کی ایڈیٹنگ پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے خصوصی ایوارڈ اور نقد انعام ملا۔ نصاب سازی "وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان" کے زیرِ اہتمام ملک بھر کے لیے درسی کتب کے ریویو اور حتمی منظوری کے لیے قائم کردہ کمیٹی کے رکن رہے۔

تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء تحریک کا پہلا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا۔ مقالے کو حد درجہ مقبولیت حاصل ہوئی یہی وجہ ہے کہ اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ یہ مذکورہ مقالہ

۲۰۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

جاوید محمود کی کتاب اقبال، قائد اعظم اور پاکستان ۱۹۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں

تقابلی مطالعہ کے تناظر میں جامعہ [illegible] کی ایک یادگار تصنیف "اقبال و احمد رضا" مدحت سرائے مصطفی ﷺ ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ دوسرا و تیسرا ایڈیشن بالترتیب ۱۹۷۹ء، ۱۹۸۰ء [illegible] اور آخری ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ شاعر نعت کے مقالات [illegible] کبھی کبھی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے موصوف انسان نہیں کوئی جن ہیں مگر ایسا نہیں بلکہ جگر مراد آبادی نے کہا تھا کہ

"اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں"

حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ رب العزت جس سے چاہے، جو کام لے لیتا ہے۔ شاعر نعت کے مقالات کے موضوعات ملاحظہ فرمائیے۔

"اسلام کا تصور علم و تعلیم" "اسلام کا تصور [illegible] کتاب نصاب" "قرآن میں تحقیق و تجسس کی تحریک"؛ "برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری ایک جائزہ"؛ "کشف المحجوب بحیثیت مرشد"؛ "نعت و تاریخ نعت کی تعلیمات"، "عربی لغت کا ایک وقیع مجموعہ"؛ "مجموعہ المنہل [illegible]"؛ "[illegible] کی نعت گوئی"؛ "امیر مینائی اور ان کی نعت"۔ امیر ملت شاعر نعت نے کم و بیش ۶۰ اہم کتابوں کے مقدمے تحریر کیے۔

اس حوالے سے شاعر نعت کی کارکردگی قابل تحسین ہی نہیں بلکہ بے مثال بھی ہے۔ دس ہزار پانچ سو دس صفحات ۱۰۵۱۰ پر مشتمل پچاس کتابیں ان کے عشق رسول ﷺ و جذبہ صادق اور انتھک محنت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس طرح نعت کو انہوں نے اچھوتے سلیقے و قرینے سے پیش کیا ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

نو کتابوں کے پیش لفظ لکھے۔ سات کتابوں پر منظوم آثار یا تحریر کیں۔ ۳۲ کتب پر تبصرہ فرمایا۔ شاعر نعت نے سات اہم لیکچر دیئے۔ عنوانات درج ذیل ہیں۔

شاعر نعت کو ادارہ نعت کے لیے اعلیٰ کارکردگی پر ۱۲ خصوصی ایوارڈ مل چکے ہیں ان کے علاوہ صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی بھی مل چکا ہے۔ عنوانات کی تعداد سات ہے۔

شاعر نعت سے [illegible] عقیدت [illegible] کی [illegible] ہے کہ [illegible] بھی [illegible] کی جائے کم ہے۔ [illegible] ستائش کی تمنا یا [illegible] نہیں لیکن [illegible] شاعر نعت نے اپنی محبت کا اظہار کس طرح کیا ہے کہ [illegible] شمار محافل میلاد النبی ﷺ محافل نعت، نعتیہ مشاعروں میں شاعر نعت کو صدر نشین بنایا گیا۔ اس کے علاوہ موصوف کو کئی ادبی اور [illegible] کی سرپرستی و صدارت کا شرف بھی حاصل ہے۔ شاعر نعت نے ۱۹ نعتیہ مشاعروں، محافل [illegible] مقابلہ نعت میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ مذکورہ تقریبات میں ریڈیو، ٹی وی کے پروگراموں کے علاوہ جماعت اسلامی، [illegible] پاکستان نعتیہ مشاعرہ بھی شامل ہے۔ انہوں نے مختلف اداروں میں منعقد صوبائی مقابلہ ہائے حسن قرأت میں منصف کے فرائض [illegible] اداروں کے نام یہ ہیں۔

"حبیب بینک"، "محکمہ اوقاف پنجاب"، "[illegible]"، "نیشنل بینک آف پاکستان"، "مجلس قائد اعظم"، "ماہنامہ [illegible]"، "گورنمنٹ اسکول [illegible] آباد"

شاعر نعت کے انٹرویو ریڈیو، ٹیلی ویژن کے علاوہ ملک کے [illegible] رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن کے تقریباً ۲۵ پروگراموں میں خصوصی طور پر شرکت کا اعزاز حاصل ہے۔ "مجلس [illegible]"، "[illegible] نعت (جہلم)"

"[illegible] نعت [illegible]"، "بزم حضور نعت کونسل"، "تحریک اصلاح مجلس خادمان اردو" کے [illegible] علی [illegible] ویژن، ریڈیو اور [illegible] محافلِ نعت کی نظامت کے فرائض بھی [illegible] دے چکے ہیں۔ آپ کی اداریہ نگاری کے حوالے سے ماہنامہ "نعت" کا شمارہ ۱۹۹۹ میں ۹۳ [illegible] شائع ہو چکا ہے [illegible] ہیں پر ممتاز تذکار [illegible] خواجہ رضی حیدر، پروفیسر [illegible] محمد [illegible] محمد جاوید اقبال کی آرا شامل ہیں۔ شاعرِ نعت نے اردو [illegible] اور کلام [illegible] قلم کے جوہر دکھائے انھوں نے ۲۳ کلام لکھے۔ [illegible] جان [illegible] شاعرِ نعت [illegible] عرصہ جامع مسجد [illegible] گنبدِ خضریٰ [illegible] خطبات جمعہ بھی دیے۔

شاعرِ نعت کے حقیقی ادب میں ۱۹ کلام ایسے ہیں جنھیں اولیں حیثیت حاصل ہے۔

حال ہی میں [illegible] یونیورسٹی لاہور کے شعبہ علوم اسلامیہ کے چیئرمین ڈاکٹر سید سلطان شاہ نے شاعرِ نعت کے پہلے [illegible] کے بعد ۵۳۰ صفحات پر مشتمل کتاب "شاعرِ نعت" [illegible] کے ممتاز پبلشر "جلیل" نے شائع کی [illegible] اور جلیل [illegible] کتاب کی [illegible] پذیرائی ہو رہی ہے۔

عظیم [illegible] نعت گو [illegible] محقق [illegible] راجا رشید محمود کے بہت کچھ لکھا ہوا [illegible] شاعرِ نعت کو [illegible] پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ عزوجل ان کے قلم [illegible] مزید توانائی عطا فرمائے تا کہ وہ نعتیہ ادب کی مزید آبیاری کر سکیں۔

> ماہنامہ "نعت" لاہور ☆ مدیر: راجا رشید محمود
>
> کا [illegible] شمارہ شائع ہو گیا ہے
>
> ناشر: [illegible] شہناز کوثر، ظہیر محمود
>
> [illegible] مسجد [illegible] ملتان
>
> ملتان روڈ لاہور ۵۴۵۰۰ فون: ۷۴۳۶۹۸۴

اخبار نعت

بزم حضور نعت کونسل

1 [illegible] کا [illegible] طرحی [illegible] شاعرہ ۵ اپریل ۲۰۰۰ کو [illegible] ([illegible]) [illegible] کی [illegible] کوشش [illegible] صدارت کی [illegible] حضور پرنور ﷺ کی [illegible] منظوم [illegible] (اللہ [illegible] ﷺ [illegible] تفصیلی [illegible] ۱۲ [illegible] شاعروں [illegible] مشاعرہ [illegible] تقریب [illegible] ناظم مشاعرہ [illegible] نعت تھے۔

پچھلے دور میں [illegible] مولوی [illegible] قریشی [illegible] حسرت امرتسری [illegible] قادری [illegible] اختر اور [illegible] رشید محمود نے [illegible] بدایونی (وفات ۲۰ اپریل ۱۹۹۰) کے مصرع پر

"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

پر نعتیں کہیں۔

طرحی مصرع [illegible] (کراچی) [illegible] اختر [illegible] راجا رشید محمود کی [illegible] کے حوالے سے غیر مروف تھیں۔

"پردہ تھا" قوافی اور "کیا" ردیف کے ساتھ جن شعرا کی نعتیں سامنے آئیں ان کے نام یہ ہیں: [illegible] صادق جمیل [illegible] قریشی [illegible] (صادق آباد) [illegible] (کراچی) پروفیسر [illegible] قادری (فیصل آباد) [illegible] حسرت امرتسری [illegible] بشیر رحمانی [illegible] حافظ محمد صادق، محمد لطیف [illegible] عاجز قادری [illegible] غلام ربانی تاباں (گوجرانوالہ) [illegible] محمود، محمد طفیل عظمتی، محمد ظہیر حسین، [illegible] اختر، محمد اسلم شاہ [illegible] راجا رشید محمود [illegible] نعت [illegible]

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں۔

صادق جمیل: آ گئے کے سامنے تھی آنکھ صادق جمیل

"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

شمیم [illegible]

آپ ہی نظروں پہ جب کیوں نہ راز کائنات
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

گوہر ملسیانی

کس قدر عشق و محبت کا جبیں ہے سلسلہ
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
معجزہ یہ بھی تو ہے گوہر شبِ معراج کا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

شاہ اسعدی

سورۂ والنجم کی آیت سے ہے یہ کھلا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
دی شہادت خود خدا نے کر کے 'مازاغ البصر'
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
آرزوئے دیدِ موسیٰ کو یہاں ہے پورا کیا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

[illegible]

اہلِ سنت کا ہے نازش یہ عقیدہ بالیقیں
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

ذکی قریشی

جب شبِ اسریٰ گئے اللہ سے ملنے حضور ﷺ
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
شاہدِ عادل ہے یہ قوس اس پہ "او ادنیٰ" ذکی
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
کیا بجز اسریٰ کی شب کیا کچھ ہوا کیا کیا کیا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
درمیاں دونوں کے حائل تھے جو پردے اٹھ گئے
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

محمد ابراہیم [illegible] قادری

ہر کسی کے بس میں کب ہے دیکھنا رب کا مگر
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
ہے حجاب اس کو کوئی دیکھے نہیں ممکن مگر
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
لن ترانی حضرت موسیٰ سے فرمایا مگر
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
مقام و مرتبہ اور شان و عظمت واہ واہ
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
اب تجلی دیکھ کر موسیٰ ہوئے بے ہوش اور
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
یہ شرف حاصل ہوا ہے صرف ان کو دوستو
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
اب سبحان الذی سے بھی یہ ثابت ہو گیا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

شہزاد بخاری

ہے وصلِ محبوب پر لطف و کرم کی انتہا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
کیونکہ تجلی تھی جو اس کا خوب نظارہ کیا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

سید حسن احمد قادری

فاصلہ قوسین کا بھی درمیاں آیا تھا کب
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
کوئی پردہ بھی نہ تھا اب خدا و مصطفیٰ ﷺ
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

عقیل اختر

نور پر سے اٹھ گئے پھر سب حجاباتِ بشر
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
منکشف اسرارِ حق پہلے بھی تھے ان پر مگر
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

محمد طفیل عظمی

[illegible] محب و محبوب جب یکجا ہوا
"عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

[illegible] قرشی

جب جھلک موسیٰ نے بھی دیکھی تھی کوہِ طور پر
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

محمد حنیف

کب تجلی کی تاب [illegible] موسیٰ [illegible] لا سکے نہیں
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

حافظ محمد

ہیں شبِ معراج کا [illegible] بتاؤں تمھیں
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

صبا [illegible]

[illegible] حجاب
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

[illegible] کوئی بھی تجھ سا
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

حافظ محمد صادق

طالب و مطلوب میں تھا دو کمانوں کا فاصلہ
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

محمد اطہر سلیمی

[illegible] حال [illegible]
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

محمد سلام شاہد

"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
فرش پہ ہر سو ہر طرف اللہ کا چرچا کیا

تنویر پھول

سورۂ والنجم بھی ہے شہادت برملا
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
آپ کی آنکھوں نے ہی نظارہ مولا کیا
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
آج "مازاغ" نے یہ راز سب افشا کیا
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
عرش پہ فرمایا رب نے اے نبی ﷺ تم پہ سلام
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
یہ مقام اور یہ مناجات سب ہے شاملِ نماز

"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
سورۂ والنجم و اسریٰ سب کو ہیں بتلا رہی
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
مغفرت کا لے کے مژدہ آ گئے ہیں اللہ سے
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
دوسری سورہ کی دو آیات آخر جو ہیں
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
طور پہ ہلکی تجلی کر گئے تھے وہاں کلیم
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
ہیں گئے بولے صدیق آپ ﷺ کی تصدیق سے
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
مرتبہ ایسا کسی کو ملا تنویر پھول
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

[illegible] رشید محمود

فرش پہ جھلکی ملاقاتیں ہیں پردے میں تھیں
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
وہ ہے ہماری فضیلت صرف سرور ﷺ کی رہی
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"
طور پہ موسیٰ کو جلوہ دیکھ کر غش آ گیا
"عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا"

متفرقات

۱۔ کاموکی میں ناموسِ نعت کونسل محمد حنیف نازش قادری ہر سال ایک مشاعرے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس بار ۲۲ مارچ ۲۰۰۸ء کو مشاعرہ [illegible] کی صدارت میں ہوا۔ انھوں نے شروع میں اپنی حمد اور آخر میں نعت شریف پڑھی۔ کاموکی، مضافات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور دوسرے شہروں کے علاوہ لاہور سے صادق جمیل، واجد امیر، سلطان محمود اور دوسرے شعرا شریک ہوئے۔

2- ۲۶ مارچ کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی سالانہ محفل میلاد ہوئی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی نے خطاب کیا۔ راجا رشید محمود اور امجد اسلام امجد نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ محمد ارشد قادری اور دوسرے نعت خواں حضرات نے نعت خوانی کی۔ حافظ محمد اقبال ناظم تقریب تھے۔

3- ماہنامہ ''پھول'' (نوائے وقت) لاہور کی ۱۵ ویں سالگرہ کے موقع پر ۲۷۔ مارچ ۲۰۰۷ء کو حمید نظامی ہال میں ''تقریبات میں خصوصی تعاون کرنے والے حضرات کو ایوارڈ دیئے گئے۔ شاعر نعت' محقق' دانشور راجا رشید محمود کو پھول کے پروگراموں میں بطور مہمان تشریف لانے پر ایوارڈ دیا گیا۔

4- ۲۔ اپریل کو ڈیول پیس کی بارھویں کی محفل میلاد میں ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے تقریر کی۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے قصیدہ بردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ محمد ارشد قادری' سجاد حسن اور محمد علی نے نعت خوانی کی۔ ذکی قریشی نے نعت اور راجا رشید محمود نے حمد اور نعت پڑھی۔

5- ۳۔ اپریل کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ محفل میلاد کی ریکارڈنگ ہوئی۔ راجا رشید محمود نے ''حضور اکرم ﷺ: امن عالم کے داعی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ محفل ۵۔ اپریل کو نشر ہوئی۔

6- ۸۔ اپریل (اتوار) کو گیارہ بجے چوپال میں مجلس اردو کی محفل حمد و نعت میں پروفیسر عاشق رحیل (صاحب صدارت) راجا رشید محمود' جعفر بلوچ' بشیر حسین ناظر' ارشد فاروقی' محمد عباس مرزا' ضیا نیر' اظہر حسین' اقبال دیوبند' مطلوب احمد مطلوب' محمد اسلام شاہ اور خالد شفیق (ناظم) نے کلام سنایا۔

7- ۱۰۔ اپریل کو ریڈیو پاکستان کے لیے راجا صاحب کی پنجابی تقریر ''اولاد نال برابری دا سلوک'' ریکارڈ کی گئی۔

8- ۱۰۔ اپریل کو شام ۵ بجے ادبی بیٹھک الحمرا میں ادارہ ... کے زیر اہتمام نعت گو شاعر حامد امروہوی (شکاگو امریکا) کے اعزاز میں تقریب ہوئی جس میں راجا رشید محمود' منیر سیفی' یونس حسرت' صادق جمیل' واحد امیر' سلطان محمود' اقبال راہی' اسلم سعیدی' شہباز احمد شاہین اور دانش نے اپنا اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ حامد امروہوی سے کئی نعتیں سنی گئیں۔

9- ۱۴۔ اپریل کو پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ہیڈ آفس میں سالانہ محفل میلاد ہوئی۔ حسب سابق مدیر نعت بھی شریک ہوئے۔ سید محمد حسنین علی نے نظامت کی۔

10- ۱۵۔ اپریل (۲۶۔ ربیع الاول) کو بابا فرید روڈ پر انجمن تحفظ اسلام کے دفتر میں سالانہ جلسہ میلاد النبی ﷺ و سیرت النبی ﷺ ہوا۔ جس میں گیارہ ۴۵ پر راجا رشید محمود نے ''حضور ﷺ بحیثیت سپہ سالار'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

11- ۱۵۔ اپریل کو نماز عصر کے بعد ڈاکٹر منور حسین کی اقامت گاہ واقع انگوری باغ سکیم میں محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں نعت خوانی بھی ہوئی اور مدیر نعت سے ان کا کلام بھی سنا گیا۔

12- ۱۶۔ اپریل کو مشہور نعت گو سید محمد عبدالعزیز شرقی (مدفون جنت البقیع) کے صاحبزادے سید محمد فضل الرحمن مدنی ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر تشریف لائے۔

13- ۲۰۔ اپریل ۲۰۰۷ء کو ۵ بجے ادبی بیٹھک الحمرا ہال میں ڈاکٹر میاں ظفر مقبول کے اعزاز میں تقریب ہوئی جس کی صدارت پی ایچ ڈی میں میاں ظفر مقبول کے گائیڈ ڈاکٹر شہباز ملک نے کی۔ راجا رشید محمود اور پروفیسر میاں مقبول احمد (ظفر مقبول کے والد گرامی) مہمانان خصوصی تھے۔ ڈاکٹر ناصر رانا نے نظامت کی۔ پروفیسر عباس نجمی' اقبال ذہنی' پروفیسر ارشد اقبال ارشد' عالم لاہوری' امتیاز عالم' سیاوش' راجا صاحب اور ڈاکٹر شہباز ملک نے گفتگو کی۔

14- ۲۳۔ اپریل (پیر) کو نماز عصر کے بعد کنز الایمان سوسائٹی کے بانی صدر اور ماہنامہ ''کنز الایمان'' لاہور کے مدیر اعلیٰ محمد نعیم طاہر رضوی کی اقامت گاہ کے باہر جلسہ عام میں نعت خوانی کے بعد مدیر نعت کا خطاب ہوا۔ موضوع ''درود و سلام کی اہمیت و فرضیت'' تھا۔

15- ۲۶۔ اپریل کو ریڈیو پاکستان کے لیے راجا صاحب کی تقریر ''امن عامہ کا قیام'' ریکارڈ کی گئی جو ۲۷۔ اپریل کو نشر ہوئی۔

16- ۲۸۔ اپریل (ہفتہ) کو نماز مغرب کے بعد قمر ریاض حسین اسرا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کی اقامت گاہ کے سامنے واقع پارک (راوی روڈ' کریم پارک) میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں جلسہ عام ہوا جس میں کرم الٰہی نقشبندی اور دیگر حضرات نے نعت خوانی کی۔ راجا رشید محمود نے تقریر بھی کی اور دعا بھی کرائی۔

17- بارھویں ربیع الثانی کا حلقۂ درود پاک ۲۹۔ اپریل (اتوار) کو سید ہمایوں رشید کے ہاں فرینڈز کالونی امن آباد میں ہوا۔ حسب روایت خاموشی سے درود پاک پڑھنے کے بعد قصیدہ بردہ شریف کے اشعار اور نعت خوانی ہوئی۔ راجا رشید محمود (حمد و نعت) اور رفیع الدین ذکی قریشی (نعت شریف) نے کلام سنایا۔

18- ۳۰۔ اپریل (پیر) کو ڈیول پیس کی بارھویں کی محفل میلاد ڈیول پیس کے دفتر میں ہوئی۔ جس میں ڈاکٹر

ریاض احسن گیلانی نے گفتگو کی۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی وہاں کے صاحبزادہ محمد علی نے نعت خوانی کی۔ راجا رشید محمود اور مقصود احمد تبسم (شارجہ) نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔

19- یکم مئی کو تسلیم الدین احمد کے ہاں مصطفیٰ آباد میں غازی علم الدین شہیدؒ اور غازی عامر عبدالرحمن چیمہ شہید کے حوالے سے محفل منعقد ہوئی۔ جس میں ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے قصیدہ بردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ محمد ارشد قادری اور دوسرے حضرات نے نعت خوانی کی۔ مدیر نعت نے ''محافظانِ حرمتِ سرکار ﷺ'' کی عظمتوں کے موضوع پر گفتگو کی۔

20- ۱۳ مئی ۲۰۰۷ء کو مدیر نعت زیارت حرمین شریفین کے لیے چلے گئے۔ اس بار وہ سعودیہ ایئر لائنز سے لاہور سے ڈائریکٹ مدینہ طیبہ پہنچے۔

21- ۱۶ مئی کو مدیر نعت اپنے ایک مدنی محسن عبدالحمید خاں کی معیت میں مکہ مکرمہ گئے، عمرے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۸ مئی کو جمعہ حرم مکہ مکرمہ میں ادا کیا اور بدر کے مقام سے ہوتے ہوئے واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

22- شہرِ رحمت بہ عالم ﷺ میں مدیر نعت نے چودھری محمد اسلم گجر، عبدالحمید خاں، محمد نواز مدنی، محمد نواز کمبوہ، اطہر حسین طارق، محمد اشفاق بھٹی، محمد انور، محمد ارشد، محمد اشرف، ڈاکٹر محمد ارشاد، محمد اعظم، چودھری ثناء اللہ اور اصغر سلطانی کے ہاں دعوتیں کھائیں۔

23- مدینۃ النبی ﷺ میں مدیر نعت نے چودھری محمد اسلم گجر (بی اے ایل ایل بی) کے علم و فضل سے استفادہ کیا۔ علمی، سیاسی، معاشرتی اور سماجی مسائل پر ان کی معلومات سے راجا صاحب بہت متاثر ہیں۔ اطہر حسین طارق اور اشفاق بھٹی کی اپنائیت نے انھیں گھیرے رکھا۔

24- مدینہ کریمہ کی محفلوں میں راجا رشید محمود کی درج ذیل نعتیں پڑھی گئیں:

محو کہنا تم انا کی آخری تحلیل تک
بات مت محدود رکھنا اپنی قال و قیل تک (حمد)

مسرت زا، نشاط افزا، ادب گاہِ محبت ہے
مدینہ طیبہ طابہ ادب گاہِ محبت ہے

شدتِ حدت میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی
نسبتِ سرور ﷺ حشر میں شرمندگی کام آ گئی

حمد، تحلیلِ انساں سے تو اس کا ماورا کہیے
رسولِ پاک ﷺ کی مدحت کو کارِ کبریا کہیے

یہ سعادت عبادات و طاعات وغیرہ
ہیں رحمتِ آقا ﷺ کی علامات وغیرہ

یوں مجھے یاد نعتِ آقا ﷺ ہے
مغفرت زادِ نعتِ آقا ﷺ ہے

یاد مجھے ذکر خدا ہے اچھا اچھا لگا
ذکر یا سرکار ﷺ کا ہے اچھا اچھا لگا

نرالا ہر جہاں سے سبز گنبد
ہے برتر ہر بیاں سے سبز گنبد

نبی ﷺ کی عطا کا کھلا در دیکھو
یہ ہے رحمتِ حق کا انداز دیکھو

مقام آقا ﷺ دا رب ای جاندا سانوں پتا کیہ اے
تے فر تعریف کر سکاں مری کھوہ جا کیہ اے (پنجابی)

اسی سے سوچ لو ہے اوج کتنا شانِ میراںؒ کا
فرشتوں کی زبانوں پر ہے چرچا شانِ میراںؒ کا (منقبت)

25- مدیر نعت ۱۰ جون کو SV738 کے ذریعے مدینہ طیبہ سے براہِ راست لاہور پہنچے۔

26- ۱۳ جون کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ ''محفلِ میلاد'' کی ریکارڈنگ ہوئی۔ اختر قریشی، محمد فراز بٹ اور قاری نور حسین نے نعت خوانی کی۔ مدیر نعت نے ''حضور ﷺ کا منشورِ حریت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ ظہیر کاظمی میزبان اور حافظ حفظ الرحمن اور احمد رضا چیمہ پروڈیوسر تھے۔ محفل

میلاد ۱۵ جون کو منعقد ہوئی۔

27- ۲۸ جون کو ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کے دفتر میں مقابلہ نعت خوانی کا فائنل راؤنڈ ہوا۔ پروفیسر محمد سعید احمد خاں، بگی، پروفیسر صدیق آکبر اور راجا رشید محمود جج تھے۔ بورڈ کے چیئرمین نے صدارت کی۔ سیکرٹری حاجی محمد اکرم آخر تک مقابلے میں موجود رہے۔

28- ۲۲ جون (اتوار) کو قمر یاسمین سید ایڈووکیٹ کی مرحومہ بیٹی کی برسی پر سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی یاد میں اجلاس ہوا جس میں مدیر نعت نے گفتگو بھی کی اور دعا بھی کرائی۔

29- ۱۲ جولائی تک جاری سلسلۂ شمارہ ہونے تک ۲۷ جون کو نمازِ مغرب کے بعد ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام عبدالخالق کے ہاں فرخندہ کالونی شمن آباد میں محفلِ درود پاک کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے قصیدۂ بُردہ شریف کے اشعار بھی پڑھے اور نعت بھی سنائی۔ راجا رشید محمود نے پہلے حمد اور پھر نعت شریف پڑھی۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے نعت سنائی۔

30- ۲۸ جون کو بارھویں کی محفلِ میلاد ورلڈ ویو فیمس کے دفتر واقع وحدت روڈ میں ہوئی جس میں مدیر نعت نے حمد شریف اور نعت شریف پڑھی۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی اور محمد علی نے نعتیں سنائیں۔ غلام احمد قادری مدنی نے دعا کرائی۔

31- ۸ جولائی کو انجمن تحریک تکمیل اسلام کے دفتر واقع بابا فرید روڈ میں مدیر نعت نے سورۂ ہود کے آٹھویں رکوع پر درسِ قرآن دیا۔ ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی نے افتتاحی گفتگو کی۔

32- ۸ جولائی کو چوپال میں مجلسِ اردو کی محفلِ شعر و سخن عزیز کامل کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں خالد شفیق (میزبان) کے علاوہ اقبال دیوانہ، سالار مسعودی، ضیا نیر، مطلوب خاں مطلوب، اعجاز پرویز شاہد نے شرکت کی۔ مدیر نعت سے حمد کے بعد نعت بھی سنی گئی۔

☆☆☆☆☆

تبصرۂ کتب

مناقب سید ہجویر

اکابر صوفیہ میں سید داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا جو مقام و مرتبہ ہے، وہ محتاجِ تعارف نہیں۔ حضرت خواجۂ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہم اللہ ایسے اکابر اولیا آپ کے در بار گوہر بار سے فیض یاب ہوئے---

آپ کی تصنیف "کشف المحجوب" ایک لازوال و جاوید کتاب ہے اور بقول حضرت خواجہ محبوب الٰہی "مرشد" کی حیثیت کی حامل ہے--- حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں اولیاء و علما کی طرح شعرا بھی ہدیہ عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہے ہیں--- اللہ تعالیٰ جل شانہٗ شاعر نعت راجا رشید محمود کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے حضرت داتا صاحب قدس سرہ العزیز سے اپنی بے پایاں محبت و عقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے مناقب کا حسین مجموعہ مرتب کیا ہے--- راجا صاحب اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل دانش ور، مصنف، مفکر، خطیب، ادیب اور نعت گو شاعر ہیں۔ وہ نعت کے موضوع پر درجنوں کتابیں تصنیف و تالیف کر کے اپنی بخشش کا سامان کر چکے ہیں---

وہ سید ہجویر نعت کونسل کے چیئرمین بھی ہیں--- حضرت داتا صاحب کا شمار امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے اکابر اولیاء میں ہوتا ہے، مزید براں وہ خانوادۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھتے ہیں--- اس بنا پر راجا صاحب نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے مناقب کو مرتب کرنے کا بیڑا اٹھایا اور نہایت سلیقے سے ایک محمود مجموعہ مرتب کیا ہے--- آغاز میں "حرفِ مرتب" کے علاوہ اس کتاب کے ناشر محترم کرنل راجا محمد یوسف قادری کا "سید ہجویر داتا گنج بخش" کے عنوان سے تعارفی مضمون ہے، جب کہ آخر میں مرتب نے منقبت نگارانِ سید ہجویر کا اشاریہ بھی دے دیا ہے---

قبل ازیں راجا صاحب، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر ایک ضخیم مجموعۂ مناقب مرتب کر کے اہلِ علم و قلم سے خراجِ محبت وصول کر چکے ہیں--- زیرِ نظر کتاب پر بھی وہ لائقِ صد تحریک ہیں--- مناقب غوث اعظم کی طرح یہ کتاب بھی کرنل صاحب نے ہدیۃً شائع کی ہے (فجزاہ اللہ تعالیٰ)--- طباعت اعلیٰ، مجلد و مکمل خوب صورت، صفحات ۲۰۸

ناشر: کرنل راجا محمد یوسف (بانی شان میراں ویلفیئر ٹرسٹ) ۱۲۷- شادمان ۱، لاہور

Monthly "NAAT" Lahore
LRL 157